عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | ۲۲ تا ۲۹ / جمادی الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق یکم تا ۷ / مارچ ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۹

چند ناجائز معاملات

کل کراچی

بین المدارس تقریری مقابلہ

تفصیلی رپورٹ

نزولِ عیسیٰ اور مرزائی عقیدہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

وارثوں میں ترکہ کی تقسیم

س:...... ہمارے والد محترم نے اپنی زندگی میں کچھ لڑکے اور لڑکیوں کو وراثت میں سے مکان کی صورت میں اور کچھ نقد روپے کی صورت میں ادائیگی کی تھی۔ وراثت کی تقسیم کے دوران بیماری کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ جس اولاد کو حصہ دے دیا تھا ان کو بقایا وراثت میں سے دوبارہ حصہ ملنا چاہئے یا نہیں؟ نوٹ: ہم سات بھائی اور سات بہنیں ہیں۔

ج:...... صورت مسؤلہ میں آپ کے والد نے اگر کچھ لڑکے اور لڑکیوں کو وراثت کی مد میں حصہ دے دیا تھا اور ان بچوں نے اس پر قبضہ بھی کرلیا تھا تو یہ ہبہ درست اور مکمل ہوا اور یہ اب ان لوگوں کی ملکیت ہے اور آپ کے والد کا مقصد چونکہ زندگی میں ہی سب کو دینے کا تھا تاکہ بعد میں کسی قسم کا لڑائی جھگڑا نہ ہو، مگر انہیں اس کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے اب جن کو زندگی میں ہی حصہ دے دیا ان کو دوبارہ نہیں ملے گا بلکہ بقایا وارثوں میں ترکہ تقسیم ہوجائے گا۔

مسجد کے کنواں کی حیثیت

س:...... ہماری مسجد میں ایک پانی کا کنواں ہے، جب مسجد کی ضرورت کا پانی پورا ہوجاتا ہے تو لوگ اس میں سے پانی اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ گھر میں پانی وضو کے لئے یا گھریلو ضرورت کے لئے استعمال کرتے ہیں تو کیا مسجد کے کنواں کا پانی گھر کے لئے لے کر جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... مسجد کا کنواں تو مسجد کی ضرورت کے لئے ہے۔ اس کا پانی گھر لے جانا درست نہیں ہے اور نہ ہی گھریلو استعمال کے لئے لے جانا صحیح ہے۔ ہاں اگر کنواں وقف کرنے والوں کی طرف سے عام اجازت ہے کہ اس کنواں کا پانی نمازی اور اہل محلہ سب استعمال کرسکتے ہیں تو ایسی صورت میں اس کنواں کا استعمال ہر ایک کے لئے جائز ہوگا اور اس کنواں کی حیثیت وقف عام کی ہوگی۔

قرآن کریم کا ادب واحترام

س:...... ایک کمرے میں کچھ لوگ زمین پر بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کررہے ہیں جبکہ باہر صحن میں لوگ چارپائی پر بیٹھ کر گفتگو میں مشغول ہیں تو جو لوگ باہر چارپائی پر بیٹھے ہیں کیا یہ قرآن کی بے ادبی تو نہیں کررہے؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج:...... نہیں! یہ قرآن کریم کی بے ادبی نہیں ہے، کیونکہ دو الگ الگ مقام ہیں ایک کمرہ ہے، جہاں تلاوت ہورہی ہے اور دوسرا صحن ہے جہاں لوگ بیٹھے ہیں تو کمرے کے اندر زمین پر بیٹھ کر تلاوت کرنے سے قرآن کریم کی کوئی بے ادبی نہیں ہوئی۔

زکوٰۃ کی رقم تعمیر مسجد میں دینا جائز نہیں!

س:...... کیا مسجد کی ضروریات جیسے تعمیر اور اخراجات وغیرہ کی مد میں زکوٰۃ، صدقہ، خیرات، عطیات، چندہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... مسجد کی تعمیر اور مسجد کی ضروریات واخراجات کی ”مد“ میں صرف عطیات اور صدقہ جاریہ کی رقم دینا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ زکوٰۃ کی رقم مسجد میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے، اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ افراد کو دینا ضروری ہے، کیونکہ زکوٰۃ، صدقات واجبہ اور نفلی صدقہ خیرات کا مصرف مستحق اور نادار وضرورت مند افراد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۸ ۔ ۲۲ تا ۲۹ رجادی الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق یکم تا ۷ ر مارچ ۲۰۱۹ء ۔ شمارہ:۹

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تین نصیحتیں	۵	اداریہ
چند ناجائز معاملات	۷	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ	۱۰	مولانا محمد شعیب کمال
مولانا فضل الرحمٰن کیا کر رہے ہیں؟	۱۴	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
مولانا اللہ وسایا کا دورہ ڈی آئی خان	۱۶	مولانا محمد رضوان
تھائی کا بینگن (۷)	۱۹	الحاج اشتیاق احمد مرحوم
نزول عیسیٰ اور مرزائی عقیدہ (۳)	۲۱	حضرت مولانا محمد علی جالندھری
اندرون سندھ مرکزی مبلغین کی تبلیغی مصروفیات	۲۴	رپورٹ: مولانا محمد حنیف سیال
ختم نبوت کانفرنس، نورنگ	۲۶	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادھمی

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الھند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

علاماتِ قیامت

(گزشتہ سے پیوستہ) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اسی حال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا، حضرت مسیح ابن مریم دمشق کے مشرقی منارے کے قریب نازل ہوں گے اور دو چادروں کے درمیان آپ کی تشریف آوری ہوگی، حضرت ابن مریم دو فرشتوں کے پَروں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، جب آپ سر جھکائیں گے تو آپ کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے اور جب سر اونچا کریں گے تو قطرے موتیوں کی طرح ان پر بہتے ہوں گے۔ حضرت ابن مریم دجال کے متبعین کو قتل کریں گے اور مقام لُد پر دجال کو قتل کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے جو فتنہ دجال سے محفوظ رہے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے منہ سے غبار صاف کریں گے اور ان کے مراتب سے جو جنت میں ملنے والے ہوں گے ان کو آگاہ کریں گے اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی ان کو پہنچے گی اور خدا تعالیٰ ان کو حکم دے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے نکالے ہیں جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے تم اپنے ساتھیوں کو طور پر لے جاؤ اور ان کی حفاظت کرو۔

اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑیں گے، یاجوج ماجوج کی تفصیل فرمانے کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طور پر سے اترنے کا ذکر فرمایا اور اس زمانے کی خیر و برکت کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جس سے ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کی روح قبض کرلی جائے گی اور دنیا میں بدترین لوگ رہ جائیں گے اور بازاروں میں بے حیائی اس طرح علی الاعلان ہوگی، جس طرح گدھے کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم)

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

میت کی تکفین

س:......مسلمان میت کو کفن پہنانے کی شریعت میں کیا حیثیت ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

ج:......میت کو کفن دینا، غسل دینے کی طرح فرضِ کفایہ ہے۔

مرد کے لئے سنت کفن تین کپڑے ہیں: (۱) کرتہ، (۲) تہبند، (۳) لفافہ۔

کرتہ: سب سے پہلے کرتہ ہوگا، جس کی مقدار کندھے سے لے کر پاؤں تک ہے۔

تہبند: یہ کرتے کے نیچے (اس کی لمبائی میت کے پورے قد کے برابر ہو) اور لفافے کے اوپر ہوگا، جس کی مقدار کرتے سے کم اور لفافے سے زیادہ ہے۔

لفافہ: یہ سب سے نیچے ہوگا جس کی مقدار سر اور پاؤں دونوں جانب اس قدر بڑھی ہوئی ہو کہ دونوں طرف باندھا جاسکے۔ عورت کے لئے سنت کفن پانچ کپڑے ہیں: (۱) لفافہ، (۲) تہبند، (۳) سینہ بند، (۴) اوڑھنی، (۵) کرتہ۔ کفن رکھنے کے اعتبار سے اس طرح رکھیں، سب سے پہلے لفافہ اس کے بعد تہبند اس کے بعد سینہ بند اس کے بعد اوڑھنی اور اس کے بعد کرتہ۔ جبکہ پہنانے کے اعتبار سے سب سے پہلے کرتہ پہنایا جائے گا اور اس کے اوپر بال ڈال دیئے جائیں گے اور اس کے اوپر اوڑھنی جس کی مقدار تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے جو عورت کے بالوں کو سینے پر ڈال کر اس پر ڈال دی جائے گی، پھر سینہ بند جس کی مقدار بغلوں کے نیچے سے گھٹنوں تک چوڑائی میں ہے جبکہ لمبائی اس قدر ہو کہ ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے پر ڈالا جاسکے، پھر تہبند اور آخر میں لفافہ یعنی بڑی چادر جسے اوپر سے باندھ دیں گے۔

نوٹ: میت کو غسل کے بعد فقط کفن پہنانا فرضِ کفایہ ہے، کفن کے کپڑوں کی تعداد سنت اور کفن پہنانے کی ترتیب استحباب کے درجے میں ہے، لہٰذا ضرورت کے پیش نظر تعداد میں کمی اور ترتیب میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

اداریہ

تین نصیحتیں

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ:

مشہور محدث اور شافعی المسلک بزرگ حافظ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ’’منبہات‘‘ میں بحوالہ تورات نقل فرمایا ہے:

’’عن وہب بن منبہ الیمانی رحمہ اللہ مکتوب فی التوراۃ: الحریص فقیر وان کان ملک الدنیا، والمطیع مطاع و ان کان مملوکاً، و القانع غنی و ان کان جائعاً۔‘‘ (منبہات ص:۲۴ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

ترجمہ:...... ’’حضرت وہب ابن منبہ یمانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ تورات میں ہے کہ: حریص انسان فقیر ہے‘ چاہے وہ پوری دنیا کا مالک ہی کیوں نہ ہوجائے‘ اور مطیع و فرماں بردار شخص کی اطاعت کی جاتی ہے‘ چاہے وہ غلام ہی کیوں نہ ہو‘ اور قناعت پسند آدمی غنی و دولت مند ہے‘ چاہے وہ بھوکا ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

بلاشبہ یہ ارشاد اپنی افادیت و جامعیت کے اعتبار سے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، اس لئے کہ غور و فکر اور تجربہ و مشاہدہ بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ جو شخص حرص جیسی خطرناک مرض...... درحقیقت جوع البقر کا دوسرا نام ہے...... میں مبتلا ہو وہ کبھی بھی سیر چشم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حرص و آز کی جہنم ’’ھل من مزید‘‘ کا نعرہ لگاتے لگاتے اُسے فنا تو کرسکتی ہے‘ لیکن وہ کبھی بھر نہیں سکتی۔ بلاشبہ ایسے شخص کی خواہشات کے سمندر کو پاٹنا کسی کے بس کا روگ نہیں‘ یہاں تک کہ اگر دنیا جہان کی ساری نعمتیں اور مال و دولت کے سارے خزانے اس کے قدموں میں ڈھیر کردیئے جائیں تب بھی وہ مزید در مزید کی تلاش میں ہی رہے گا۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

’’ابن آدم (دنیا کے حریص) کے لئے سونے سے بھری ہوئی ایک وادی بھی مہیا ہوجائے تو وہ کہے گا کہ ایک اور بھی ہونی چاہئے‘ اور اس کے پیٹ کو صرف (قبر کی) مٹی بھر سکتی ہے۔‘‘

بلاشبہ جو شخص اپنی ضروریات اور خواہشات کو اتنا بڑھائے کہ اس کے مقابلہ میں سونے کی وادیاں بھی ناکافی ہوں‘ ظاہر ہے وہ فقیر ہی کہلائے گا۔

اسی لئے کسی بزرگ کا فرمان ہے:

’’آناں کہ غنی تراند فقیر تراند‘‘

یعنی جو لوگ صبر و شکر اور قناعت کی دولت سے محروم ہیں‘ اگرچہ وہ مالدار ہی کیوں نہ کہلاتے ہوں‘ دراصل وہ غریب ہی ہیں‘ اس لئے کہ جس شخص کی ضرورت اتنی محدود ہو کہ وہ معمولی روپوں سے پوری ہوجاتی ہو‘ وہ غریب و فقیر نہیں ہے‘ اور جس کی ضرورتوں کے لئے ہزاروں اور لاکھوں بھی ناکافی

ہوں، وہ مال دار اور غنی کیونکر کہلا سکتے ہیں؟ لہٰذا یہ فرمانا کہ مال و دولت کا حریص فقیر ہے، بالکل بجا ہے۔

۲:......جس شخص میں اطاعت و فرماں برداری کا جذبہ ہو، اس کی اطاعت کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اپنی مخلوق کی گردنوں کو جھکا دیں گے، چاہے وہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ تاریخ عالم کا مطالعہ کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ بہت سے ایسے اللہ کے بندے جو اگرچہ ظاہری مال و دولت اور خاندانی وجاہت سے محروم تھے، مگر ان کا اپنے خالق و مالک سے اطاعت و فرماں برداری کا رشتہ اور تعلق مضبوط تھا، دنیا کے بڑے بڑے عہدے اور مناصب کے حاملین، حتیٰ کہ وقت کے بادشاہ اور ملوک ان کے قدموں میں بیٹھنے کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عطا بن ابی رباحؒ اور حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے اکابرین اس کی زندہ مثالیں ہیں کہ وقت کے سلاطین ان کی قدم بوسی کو اپنی سعادت سمجھتے تھے، جبکہ ان کے خاندانی پس منظر کو دیکھا جائے تو اوّل الذکر یمن کے باسی، کالی رنگت کے ساتھ ساتھ غلامی کا داغ بھی لئے ہوئے تھے، جبکہ حضرت ابن مبارکؒ غلام زادے تھے۔

اس کے مقابلہ میں جو لوگ اللہ کے مطیع و فرماں بردار نہ تھے، چاہے ان کا خاندانی پس منظر کتنا ہی اونچا کیوں نہ تھا، مخلوق خدا نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔

۳:......قناعت پسند انسان چاہے ظاہری اعتبار سے بھوکا پیاسا ہی کیوں نہ ہو، وہ غنی و مال دار ہی ہے، اس لئے کہ مال دار وہی کہلاتا ہے جو کسی کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار نہ کرے اور کسی کے سامنے دست سوال نہ پھیلائے۔ لہٰذا جو شخص بقدر کفاف اللہ کے دیئے ہوئے مال و رزق پر قناعت کرتے ہوئے صبر و شکر سے کام لیتا ہو، صحیح معنی میں وہی غنی اور مال دار کہلانے کا مستحق ہے۔

اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’مال داری زیادہ ساز و سامان سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اصل مال داری دل کا غنی ہونا ہے۔‘‘

الغرض انسان کو مال و دولت کا حریص اور پجاری نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ مال و دولت کی حرص ہی دراصل ناداری اور فقر کی علامت ہے۔ اسی طرح کبر و غرور اور تعلّی سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہی دراصل چھوٹے پن کی نشانی ہے، انسان کو اطاعت شعار رہنا چاہئے، اس کی برکت سے اس کے سامنے دنیا کی گردنیں جھک جائیں گی، اسی طرح قناعت پسندی اختیار کرنی چاہئے کہ یہ سب سے بڑی دولت ہے، اور قناعت پسند انسان کسی کے سامنے ہاتھ پھیلا کر اپنی توہین و تذلیل کا مرتکب نہیں ہوتا، جبکہ زر پرست ہمیشہ دوسروں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے اور ہر ایک کو اپنے سے زیادہ اچھا جانتا ہے۔ ایسے شخص کو ہر ایک محتاج و ضرورت مند سمجھتا ہے، اور محتاج و ضرورت مند انسان کی الا ماشاء اللہ کسی کے دل میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سخاوت اور بخل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو، میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے، (یعنی بخل، کنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں)۔ (سنن نسائی)

چند ناجائز معاملات!

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

ہمارے دین کا ایک اہم حصہ اور شعبہ معاملات کا ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کے سارے معاملات جیسے: خرید وفروخت، کرایہ پر دینا اور لینا اور کھیتی باڑی کرنا وغیرہ سب شریعت کے مطابق جائز اور درست ہوں، تاکہ حلال روزی ملے۔ حرام اور ناجائز معاملات سے بچنا ضروری ہے۔ ذیل میں چند ناجائز معاملات لکھے جارہے ہیں، جو آج کل ہمارے بازاروں اور مارکیٹوں میں رائج ہیں، یہ سراسر گناہ ہیں، انہیں پڑھیں، سنیں اور بچیں!

سود کا لین دین کرنا حرام ہے:

ہمارے کاروبار اور معاملات میں درج ذیل معاملات سودی ہیں جو حرام وناجائز ہیں، ان سے بچنا واجب ہے:

۱:- سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ یا فکسڈ ڈیپازٹ میں رقم رکھوا کر نفع لینا۔

۲:- ذاتی ضرورت یا تجارتی مقاصد کے لئے بینک سے یا کسی ادارہ/شخص سے سودی قرض لینا۔

۳:- سودی بینک سے گاڑی لیز پر لینا۔

۴:- لائف انشورنس یعنی زندگی کی بیمہ پالیسی (Life insurance) لینا۔

۵:- آڑھتیوں کا کسانوں/زمینداروں کو قرض دے کر اُن کی پیداوار اپنے پاس لانے اور اپنے ذریعہ فروخت کرانے کا پابند بنانا اور مارکیٹ ویلیو سے زیادہ کمیشن لینا۔

۶:- سیکورٹی کے لئے کسی کے پاس رہن یعنی گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ حاصل کرنا اور اُسے استعمال کرنا، اگرچہ مالک یعنی سیکورٹی رکھوانے والے کی طرف سے اجازت ہو، تب بھی استعمال کرنا جائز نہیں۔

۷:- مکان یا دکان کی ایڈوانس کی رقم عام معمول سے زیادہ لے کر یا دے کر مکان یا دکان کا معمول سے کم کرایہ لینا اور دینا۔

۸:- موبائل اکاؤنٹ میں مخصوص بیلنس رکھ کر فری منٹس، فری ایس ایم ایس اور مفت انٹرنیٹ کی سہولت لینا۔

۹:- قسطوں پر خرید وفروخت کے معاملہ میں بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جرمانہ/سرچارج دینا اور لینا۔

۱۰:- کسی کو اس کی ذاتی ضرورت یا تجارتی مقصد کے لئے رقم اس طرح قرض دینا کہ اصل رقم بھی محفوظ رہے اور اس پر معین نفع بھی ملتا رہے۔ یہ حرام اور سودی معاملہ ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

رشوت لینا اور دینا حرام ہے:

ہمارے معاملات میں درج ذیل صورتیں رشوت کی ہیں اور رشوت لینا دینا حرام ہے، جس سے بچنا واجب ہے۔

۱:- عام حالات میں رشوت دے کر نوکری حاصل کرنا۔

۲:- سرکاری ملازمین کا مثلاً شناختی کارڈ یا پاسپورٹ آفس وغیرہ میں اپنی ذمہ داری کا کام کرنے پر لوگوں سے پیسوں کا مطالبہ کرنا اور بغیر پیسہ لئے کام نہ کرنا یا بہت دیر لگانا اور پیسے لے کر کام جلدی کرنا۔

۳:- عصری تعلیمی اداروں میں امتحان میں نقل کرنے کے لئے پیسے دینا۔

۴:- امتحان میں پاس ہونے کے لئے پرچوں کی چیکنگ کے دفتر میں پیسے دے کر اچھے نمبر لگوانا۔

۵:- پلاٹ پر خلاف قانون تعمیر کی منظوری کے لئے حکومت کے لوگوں کو پیسے دے کر بلڈنگ یا گھر وغیرہ بنانا۔

۶:- بعض سرکاری اداروں میں ملازمین کا ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک یونٹ سے دوسرے یونٹ ٹرانسفر ہونے سے بچنے کے لئے اپنے سینئر افسروں کو پیسے دینا۔

۷:- ادارہ سے خلاف ضابطہ جلدی چھٹی کے لئے سینئر آفیسر کو پیسے دینا اور خلاف ضابطہ کام کروانا۔

۸:- پرچیز آفیسر اور منیجر کا مال کی خریداری

کا آرڈر دینے کے لئے رقم لینا اور سپلائیر کا آرڈر لینے کے لئے اُسے رقم دینا۔

۹:- غیر قانونی طریقہ سے حج وعمرہ ادا کرنے کے لئے مثلاً وزٹ ویزہ، بزنس ویزہ اور تعلیمی ویزہ پر جا کر حج وعمرہ کرنے کے لئے رشوت دینا۔

۱۰:- مکان یا دکان کسی کو دیتے وقت پگڑی کی رقم لینا اور مالک کا رسید بدلائی کے نام سے کچھ رقم لینا۔

کاروبار اور ملازمت میں جھوٹ بولنا، خیانت کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے:

آج کل ہمارے کاروبار اور ملازمتوں میں جھوٹ، دھوکہ اور خیانت کا گناہ عام ہے، ذیل میں اس کی چند معروف صورتیں لکھی گئی ہیں، ان سے بچنا واجب ہے:

۱:- اوپر اچھا مال رکھ کر نیچے گھٹیا مال رکھنا اور پورے عمدہ مال کے برابر قیمت لے کر مال بیچنا، جیسے آم کی پیٹی میں اوپر بڑے اور اچھے آم رکھنا اور نیچے چھوٹے اور خراب آم رکھ کر بیچنا۔ اسی طرح سیب، امرود اور انگور وغیرہ بیچنا۔

۲:- نقلی اور دو نمبر چیز کو اصلی اور ایک نمبر بتا کر بیچنا جھوٹ اور دھوکہ ہے۔

۳:- ٹیکسی/رکشہ والوں کا میٹر تیز کر کے زیادہ کرایہ وصول کرنا۔

۴:- بیچے جانے والے سامان میں کوئی عیب اور نقص ہو تو وہ عیب خریدار کو بتائے بغیر چھپا کر سامان فروخت کرنا۔

۵:- کمپنیوں اور اداروں کے ملازمین کا سستا مال خرید کر زیادہ کا بل بنوانا اور خفیہ کمیشن رکھنا۔

۶:- بعض ملازمین کا اپنے تعلق والے گاہک کو مالک کی چیز اُس کی اجازت کے بغیر مفت میں دینا یا اس کی حقیقی قیمت سے کم قیمت پر دینا۔

۷:- بیماری کی چھٹیاں لینے کے لئے جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنانا اور اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر بیماری کی چھٹیاں منظور کروانا، تاکہ تنخواہ کی کٹوتی نہ ہو۔ یہ جھوٹ اور دھوکہ ہے جو حرام ہے۔

۸:- ملازمت کے لئے یا مدرسہ/کالج میں داخلہ کے لئے جعلی سند بنوانا جھوٹ اور دھوکہ ہے۔

۹:- سرکاری ملازمین کا کسی دوسرے کے مکان کے کاغذات جمع کروا کر ماہانہ کرایہ لینا۔

۱۰:- دوسرے کی گاڑی کے کاغذات دفتر میں جمع کروا کر سواری الاؤنس لینا۔

ناپ تول میں کمی کرنا، اسی طرح ملازمت کے فرائض میں کوتاہی کرنا ناجائز ہے:

ہمارے کاروبار اور ملازمت میں کم تولنے، کم ناپنے، ڈیوٹی پوری نہ دینے اور اُجرت پوری لینے کا گناہ بھی عام ہے جو حرام و ناجائز ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱:- مال فروخت کرتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا اور خریدار کو اس کی مطلوبہ مقدار سے کم مال دے کر پورے مال کی قیمت وصول کرنا۔

۲:- ملازمت کے اوقات میں کام صحیح نہ کرنا، یا اس وقت کو مالک کی مرضی کے خلاف اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرنا یا ڈیوٹی کے وقت میں فرائضِ منصبی پوری طرح انجام نہ دینا اور تنخواہ پوری لینا، یا اوور ٹائم میں کام نہ کرنا، لیکن اس کی اُجرت وصول کرنا۔

۳:- مالک کا ملازم کو معاہدہ کے مطابق طے شدہ تنخواہ مقررہ وقت پر نہ دینا یا بلاوجہ کچھ کم کر کے دینا۔

چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا حرام ہے:

ہمارے معاشرہ میں چوری، ڈاکہ تو عام ہے ہی جو حرام ہے، لیکن اس کی ایسی صورتیں بھی پائی جاتی ہیں جنہیں چوری نہیں سمجھا جاتا اور معیوب نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ یہ بھی چوری میں داخل ہو کر حرام و ناجائز ہیں جن سے بچنا واجب ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

۱:- کسی کا مال، پیسہ اور موبائل وغیرہ چھیننا، یا کسی کی زمین، مکان اور دکان پر ناحق قبضہ کر لینا۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

۲:- بجلی چوری کر کے استعمال کرنا، یا دوسرے کے میٹر میں تار لگا کر استعمال کرنا، یا اپنا میٹر معمول کی رفتار سے آہستہ کروالینا، اسی طرح گیس کی چوری کرنا۔

۳:- ریل یا بس میں ٹکٹ کے بغیر سفر کرنا، اسی طرح ایک ٹکٹ میں جتنا سامان ساتھ لے جانے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ مقدار میں سامان چوری چھپے ساتھ لے جانا۔

۴:- ٹیلیفون ایکسچینج کے کسی ملازم یا افسر سے دوستی کے نتیجہ میں فون کا مفت استعمال کرنا۔

۵:- دفتری استعمال کے لئے رکھی ہوئی اشیاء مثلاً کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، دفتری موبائل، انٹرنیٹ ڈیوائس، چارجر، لیٹر پیڈ اور قلم وغیرہ مالک کی اجازت کے بغیر اپنے گھر لے جانا اور ذاتی استعمال میں لانا۔

۶:- کسی دوسرے کا وائی فائی کنکشن اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا۔

۷:- جس چیز کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ چوری کی ہے یا کسی سے چھینی ہوئی ہے، اس کی خرید و فروخت کرنا اور نفع کمانا۔

کسی کا مال ناحق وصول کرنا حرام ہے:

ہمارے کاروبار اور میراث وغیرہ کے معاملات میں ناحق دوسرے کا مال لینے کی متعدد صورتیں پائی جاتی ہیں جو سراسر ناجائز ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہیں:

۱:- خریدار کا سودے سے انکار کرنے کی صورت میں فروخت کنندہ کا بیعانہ کی رقم پوری یا کچھ ضبط کرلینا۔

۲:- بیچنے والے کا سودے سے انکار کرنے کی صورت میں خریدار کا اس سے بیعانہ کی رقم دُگنی واپس لینا۔

یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں، اگر اس طرح بیعانہ لے لیا ہو تو واپس کرنا اور آئندہ اس سے بچنا ضروری ہے۔

۳:- والد مرحوم کے ساتھ ان کی زندگی میں کاروبار میں معاونت کرنے والے اور کاروبار سنبھالنے والے بیٹوں کا اپنے والد کے انتقال کے بعد اس کے کاروبار پر قبضہ کرلینا اور مالک بن کر بیٹھ جانا اور دیگر وارثوں کو ان کا حق نہ دینا حرام و ناجائز ہے۔

۴:- شوہر کے انتقال کے بعد گھر کے ساز و سامان پر بیوہ کا قبضہ کرنا اور ورثاء کو حصہ نہ دینا۔

۵:- شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ کو شوہر کی میراث میں سے حصہ نہ دینا۔

۶:- بیوہ اگر دوسرا نکاح کرلے تو اسے شوہر کی میراث سے محروم کرنا۔

۷:- جو عورت شوہر کے قبیلہ سے نہ ہو اُسے میراث کا حصہ نہ دینا۔

۸:- بہنوں کو میراث سے محروم کرنا اور زبردستی کسی نہ کسی طرح بہنوں سے اُن کا حصہ معاف کروانا۔

۹:- شادی شدہ بہنوں کو یہ کہہ کر میراث میں حصہ نہ دینا کہ: ”والد صاحب نے تمہاری شادی کے موقع پر تمہارا جو جہیز تیار کر کے دیا تھا، اس سے تمہارا حق ادا ہو گیا۔“

قمار اور جوا حرام ہے:

۱:- موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی ریس میں جیتنے والے آدمی کا ہارنے والے سے طے شدہ رقم لینا۔

۲:- پتنگ بازی اور کبوتر بازی پر روپیہ کی ہار جیت کھیلنا۔ آج کل کرکٹ وغیرہ کے کھیلوں کی ہار جیت پر لاکھوں روپے کے جوے کھیلے جاتے ہیں جو سراسر حرام ہیں۔

۳:- اشیاء کا بیمہ کروانا۔

(General insurance)

نمونہ کے طور پر یہ چند مشہور ناجائز معاملات لکھے گئے ہیں، اس کے علاوہ اور بھی ناجائز صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے حلال روزی حاصل کرنے اور حرام روزی سے بچنے کے لئے اپنا ہر معاملہ مستند مفتیان کرام کو بتا کر اور اس کے جائز اور حلال ہونے کا اطمینان کر کے اس کو اختیار کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ

تفصیلی رپورٹ

ضبط و ترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ! آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگرامات کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ جن میں جلسوں کا انعقاد، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے کورز پروگرامات، مساجد میں بیانات، لٹریچر کی تقسیم، سالانہ چھٹیوں میں دینی مدارس اور کالج یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے شارٹ کورسز وغیرہ شامل ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ’’کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ‘‘ ہے۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی انتظامیہ نے دینی مدارس کے طلبہ کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے اس سلسلہ کا آغاز کیا۔ ہر سال کراچی میں سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں شہر بھر کے مدارس سے طلبہ کرام شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں تقریر کا عنوان تھا "عالم اسلام کے خلاف قادیانی سازشیں"۔ جن طلبہ کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی دوسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہوگئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا ’’قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق‘‘ جن طلبہ کرام نے دوسرے مرحلے میں بھی پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ اب فائنل مقابلہ کے لئے منتخب ہوچکے ہیں۔ فائنل تقریری مقابلہ ان شاءاللہ! 28رفروری 2019ء کو مرکز ختم نبوت پرانی نمائش میں منعقد ہوگا۔ جس میں تقریر کا عنوان ’’مذاہب عالم اور ناموس انبیاء‘‘ ہے۔ سردست پہلے اور دوسرے مرحلے کی مفصل رپورٹ حاضر خدمت ہے۔

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کراچی کے تمام 18 ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔ جس میں 116 دینی مدارس کے 215 طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ کورنگی ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ رحمانیہ بلال کالونی میں کورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن، مدرسہ رحمت للعلمین مہران ٹاؤن، مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی، مدرسہ قاسم العلوم کورنگی، مدرسہ معہد عثمان بن عفان اور مدرسہ سید سلمان فارسی کراسنگ کے 17 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا احمد بنوری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی موسیٰ خان صاحب، مولانا ابوبکر صاحب اور مولانا تاج الدین صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا ولی اللہ صاحب اور مفتی عادل غنی صاحب نے کی۔ جامعہ دارالعلوم کراچی سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد انس علوی نے پہلی، جامعہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد سعد نے دوسری اور جامعہ رحمانیہ بلال کالونی ہی سے درجہ رابعہ کے طالب علم عطاء اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا رشید احمد اعظمی صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

2۔ بلدیہ ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ عمر مکہ مسجد میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ، مدرسہ اسلامیہ خیر العلوم، جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ، جامعہ علوم اسلامیہ مبارک مسجد، جامعہ عثمانیہ اتحاد ٹاؤن، جامعہ دارالعلوم صفہ، جامعہ حقانیہ بلال مسجد، جامعہ ابوہریرہ، جامع مسجد امام ابو حنیفہ و مدرسہ انوار القرآن، جامعہ عمر مکہ مسجد، مدرسہ عربیہ شمس

العلوم اور جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم کے 12 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامعہ عمر مکہ مسجد کے نائب مدیر حضرت مولانا حسین احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب (مدیر مدرسہ فاطمۃ الزہراء نیول کالونی)، مولانا نثار احمد صاحب (امام وخطیب نورالاسلام مسجد) اور مولانا عبیداللہ صاحب (مدرس نورانی مسجد رشید آباد) نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی فیض الحق صاحب، مولانا عبدالستار صاحب، مفتی عبدالشکور صاحب، مولانا عثمان صاحب، سید محمد شاہ صاحب، بھائی صابر صاحب، ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامعہ عمر سے درجہ سادسہ کے طالب علم ابوبکر نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا جمیل احمد صاحب تھے۔ جامعہ عمر مکہ مسجد کے طالب علم اسرار اللہ نے پہلی، جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد ابراہیم نے دوسری جبکہ جامعہ حقانیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمود نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سلیم اللہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

3۔شاہ فیصل ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ تراث الاسلام شاہ فیصل کالونی میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ فاروقیہ، جامعہ حمادیہ، جامعہ تراث الاسلام اور جامعہ صدیقیہ کے 14 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا شفیق الرحمن کشمیری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی احسان اللہ شائق صاحب، مولانا پروفیسر حبیب النبی صاحب اور مولانا شیر محمد علوی صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عثمان رفیق صاحب اور مولانا اختر شاہ صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت مولانا احسن صاحب نے کی۔ جامعہ فاروقیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد عارف نے پہلی، جامعہ صدیقیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم قاضی محمد عزیر نذیر نے دوسری جبکہ جامعہ حمادیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم عبدالوہاب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات شاہ فیصل ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد اشفاق صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

4۔سائٹ ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ خلفاء راشدین پرانا گولیمار میں سائٹ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ خلفاء راشدین، جامعہ بنوریہ، مدرسہ معہد القرآن، جامعہ اشرفیہ امدادیہ اور مدرسہ مظاہر العلوم کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا عبدالحی مطمئن صاحب اور مولانا نذیر کاغانی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مکمل شاہ صاحب، مولانا غفران صاحب (مدرس جامعہ فتحیہ گارڈن) اور مولانا اشفاق صاحب (امام وخطیب جامع مسجد حقانی) نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا یوسف صاحب مدرس جامعہ مظاہر العلوم، مولانا زاہد اکبر صاحب مدرس معہد القرآن گولیمار، مولانا قیام الدین صاحب مدرس مدرسہ معہد القرآن گولیمار مولانا عنایت اللہ صاحب اور ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان مولانا ایاز شاہ صاحب اور مفتی نصراللہ صاحب تھے۔ نقابت جامعہ خلفاء راشدین کے طلبہ شبیر احمد اور رفیع اللہ نے کی۔ مدرسہ معہد القرآن سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد زبیر نے پہلی، جامعہ بنوریہ سائٹ سے درجہ سابعہ کے شوکت حسین نے دوسری جبکہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبیدالرحمان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب اور ان کی ٹیم نے جامعہ کے ناظم مولانا نصراللہ صاحب کی معاونت سے سرانجام دیئے۔

5۔گلشن اقبال ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ عربیہ اسلامیہ اسکاؤٹ کالونی میں گلشن ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں مدرسہ معارف القرآن، مدرسۃ الانور قباء مسجد، جامعہ مدنیہ اسلامیہ، جامعہ اشرف المدارس، مدرسہ عکاشہ، ادارہ معارف القرآن، جامعہ ابراہیم اسلامیہ، جامعہ عربیہ اسلامیہ جامعہ بیت المقدس اور جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم کے 14 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالرشید صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا سعید ثاقب صاحب، مولانا شاہد صاحب اور مولانا بلال صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا سلطان صاحب، مولانا خالد محمود

صاحب، مولانا عنایت اللہ صاحب، قاری اشرف صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت مولانا ندیم الرشید صاحب (استاذ جامعۃ الرشید) اور مولانا مزمل صاحب (استاذ جامعہ عربیہ اسکاؤٹ کالونی) نے کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا فصیح احمد صاحب تھے۔ فداء الرحمٰن درجہ خامسہ نے پہلی، اللہ بخش درجہ خامسہ نے دوسری اور محمد درجہ اولیٰ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

6۔اورنگی ٹاؤن 15نومبر 2018ء:

جامع مسجد حنفیہ و مدرسہ دارالعلوم نعمان بن ثابت میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ منہاج الشریعہ، جامعہ دارالعلوم نعمان بن ثابت، جامعہ محمودیہ، مدرسہ فرقانیہ، جامعہ حقانیہ سیوڑھی بابا، جامعہ صدیقیہ بنارس، جامعہ خلیلیہ عربیہ اور جامعہ مخزن العلوم بنارس کے 12 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی آصف صاحب (مہتمم دارالعلوم نعمان بن ثابت) تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا مجاہد صاحب (امام وخطیب جامع مسجد محمدی) حضرت مولانا مفتی فیضان الرحمٰن کمال صاحب (استاذ جامعہ خلفاء راشدین پرانا گولیمار) اور حضرت مولانا حق نواز اختر صاحب استاذ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں حضرت مولانا سعید انور صاحب (استاذ مدرسہ فرقانیہ بدر چوک)، ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال صاحب اور مولانا عمران احمد عثمانی صاحب (امام وخطیب جامع مسجد حنفیہ) سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت مولانا محمد عثمان شاکر نے کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا مفتی سجاد صاحب (ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم نعمان بن ثابت) تھے۔ جامعہ مخزن العلوم سے درجہ سابعہ کے طالب علم شوکت خان بن مومن خان نے پہلی، مدرسہ فرقانیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم سلمان احمد نے دوسری جبکہ مدرسہ فرقانیہ ہی سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد ثاقب بن ایوب خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

7۔بن قاسم ٹاؤن 15نومبر 2018ء:

جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن قائد آباد میں بن قاسم ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں مدرسہ باب الرحمت، مدرسہ ابن عباس، جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، جامعہ بیت العتیق، جامعہ بیت السلام اور جامعہ محمد بن قاسم کے 13 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا عبیداللہ احرار صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا خالد محمود صاحب (استاذ جامعہ صدیقیہ تین ہٹی لیاقت آباد)، مولانا ابوبکر صدیق صاحب (امام وخطیب جامعہ مسجد رفیع) اور مولانا سید محمود صاحب (استاذ جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر) نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا اسد اللہ صاحب، مولانا قاصد صاحب، مفتی مبشر صاحب ضلع ملیر کے ذمہ دار مولانا اسحاق مصطفیٰ صاحب اور مولانا جنید صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان مولانا اجمل شاہ شیرازی صاحب (ناظم جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن) تھے۔ نقابت حافظ عبدالوہاب پشاوری صاحب نے کی۔ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالمغیث بن عبدالسمیع نے پہلی، جامعہ محمد بن قاسم سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد معاویہ بن محمد صابر نے دوسری اور جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم عبدالمنان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بن قاسم ٹاؤن کے ذمہ دار اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

8۔نارتھ ناظم آباد ٹاؤن 15نومبر 2018ء:

دارالعلوم رحمانیہ بفرزون میں نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ بطحاء، جامعہ مدینۃ العلوم، مدرسہ معہد العلوم، جامعہ رحمانیہ بفرزون اور مدرسہ امام ابو یوسف شادمان کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالمجید مسلم یار صاحب (شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ بفرزون) تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا مفتی نصر اللہ صاحب (استاذ جامعہ انوار القرآن)، مفتی عرفان نذیر صاحب (استاذ جامعہ یاسین القرآن) اور مفتی اقبال حسین صاحب (استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن) نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مفتی عطاء الرحمٰن صاحب (مہتمم جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بفرزون) اور مولانا ضیاء الرحمٰن مدنی صاحب (ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیہ بفرزون) صاحب تھے۔ نقابت

مولانا شاکر اللہ صاحب نے کی ۔دیگر مہمانان گرامی میں مولانا زبیر صاحب، مولانا سلمان صاحب اور ضلع وسطی کے ذمہ دار حافظ سید عرفان علی شاہ صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے ۔مدرسہ مدینۃ العلوم سے درجہ ثانیہ کے طالب علم انعام اللہ بن محمد عمران نے پہلی، مدرسہ بطحاء سے درجہ رابعہ کے طالب علم فداء حسین بن حنیف اللہ نے دوسری اور دارالعلوم رحمانیہ بفرزون سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد اعجاز بن عبدالشاہد نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ناظم آباد ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا احمد حنظلہ جلالپوری صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

9۔گلبرگ ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

دارالعلوم مدنیہ الاخوان مسجد میں گلبرگ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں مدرسہ تعلیم السلام گلشن عمر، جامعۃ الابرار، مدرسہ زکریا الخیریہ اور مدرسہ امام محمد کے 12 طلبہ کرام نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد عمیر صاحب (امام جامع مسجد فلاح نصیر آباد) تھے۔منصفین کے فرائض مولانا عبدالنعیم صاحب، مولانا خرم اسلم صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن اظہار صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (مہتمم دارالعلوم مدنیہ) تھے۔ نقابت مولانا محمد قاسم صاحب نے کی ۔دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالرقیب صاحب، مولانا سہیل صاحب، مولانا عمران صاحب، مولانا فواد صاحب اور مولانا مفتی خرم عباسی صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے ۔مدرسہ گلشن عمرؓ سے درجہ سابعہ کے طالب علم سید مبین علی شاہ بن سید زاہد علی شاہ نے پہلی، مدرسہ گلشن عمرؓ ہی کے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد حسین بن محمد یونس نے دوسری جبکہ جامعۃ الابرار سے درجہ رابعہ کے طالب علم السید معاویہ بن قاری نسیم الدین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلبرگ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد قاسم صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔

10۔لیاقت آباد ٹاؤن 15 نومبر 2018ء:

جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد میں لیاقت آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں مدرسہ انوارالقرآن صدیقیہ، جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد، جامعہ ربانیہ، مدرسہ معارف العلوم، جامعہ عربیہ الہیہ اور مدرسہ دارالعلم رشیدیہ کے 11 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب (خطیب جامع مسجد بنارس ٹاون اورنگی) تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نوید احمد صاحب (استاذ الحدیث مدرسہ نظامیہ پاپوش)، مولانا مفتی محمد عاطف صاحب (استاذ الحدیث مدرسہ جامعہ حفصہ للبنات پہاڑ گنج) اور مولانا اظہر کریم صاحب (استاذ جامعہ صفہ و مہتمم ادارۃ النور پاپوش) نے انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی اللہ صاحب تھے۔ نقابت جناب نوراللہ صاحب (طالب علم جامعہ صدیقیہ) نے کی ۔دیگر مہمانان گرامی میں مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) مولانا منصور احمد صاحب مولانا عمیر ولی صاحب، مولانا محمد ریاض صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب، قاری محمد مدنی صاحب مولانا راج ملک صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب اور قاری محمد جاوید صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد کے طالب علم محمد عارض بن محمد صدیق نے پہلی، جامعہ الہیہ کے طالب علم عبداللہ عابد بن محمد عابد حسن نے دوسری اور مدرسہ معارف العلوم کے طالب علم ارشد علی بن حضرت علی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاقت آباد ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا خالد محمود صاحب اور ان کی ٹیم نے انجام دیئے۔ (جاری ہے)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

مولانا فضل الرحمٰن کیا کر رہے ہیں؟

مولانا زاہد الراشدی

ان دنوں جہاں بھی جارہا ہوں ایک سوال کا کم وبیش ہر جگہ سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کیا کر رہے ہیں اور ان کا رخ کدھر ہے؟ میرا جواب عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ رخ تو ان کا صحیح سمت ہی ہے البتہ رفتار اور لہجے کے بارے میں کبھی کبھی سوچنے لگ جاتا ہوں کہ کیا وہ ضرورت سے زائد تو نہیں ہے؟

ہماری مقتدر قوتوں اور میڈیا دونوں کی یہ مجبوری چلی آ رہی ہے کہ ہر الیکشن سے پہلے وہ اس بات کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ قومی سیاست میں دینی حلقوں کے تناسب کو کم سے کم کرنے کا ماحول پیدا کیا جائے، جبکہ الیکشن کے بعد دنیا کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ بس یہ دینی حلقوں کا آخری الیکشن تھا، ان کا زور توڑ دیا گیا ہے، قوت ختم کر دی گئی ہے اور ان کے اثرات اب اتنے نہیں رہے کہ وہ کسی قومی یا دینی مسئلہ میں کوئی مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ حالیہ الیکشن کے بعد بھی یہ ڈرامہ دہرانا ضروری سمجھا گیا اور پوری دنیا خاص طور پر مغرب کو یہ پیغام بھجوایا گیا کہ قومی سیاست کو دینی رجحانات اور مذہبی قوتوں سے خالی کرا لیا گیا ہے اور اب عالمی استعمار اطمینان کے ساتھ پاکستان میں اپنے ایجنڈے کی تکمیل کر سکتا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن اس مفروضے کا عملی جواب دے رہے ہیں اور دنیا کو مسلسل بتا رہے ہیں کہ پاکستان کے عوام اب بھی دینی قوتوں کے ساتھ ہیں اور ان کی آواز پر کسی بھی دینی اور قومی مسئلہ کے لئے سڑکوں پر آنے کو تیار ہیں۔ کراچی، لاہور، سکھر، مظفر گڑھ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی شاندار ریلیاں اس بات کی شاہد ہیں اور ۱۷؍ فروری کو مردان میں تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے ہونے والی عوامی ریلی ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں مزید اضافہ کرے گی۔

میرے نزدیک یہ اس مہم کی مؤثر پیشرفت کا ہی نتیجہ ہے کہ دینی حلقوں بالخصوص مولانا فضل الرحمٰن کو قومی سیاست سے باہر کر دینے کی خواہشمند قوتوں کو متحدہ مجلس عمل کی اس عوامی یلغار کا زور کم کرنے کے لئے ”ریزرو دستوں“ کو میدان میں لانا پڑا ہے مگر اس ریزرو فورس کی اچھل کود بھی عوامی سیاست کا شعور رکھنے والے کارکنوں کو ”محظوظ“ کرنے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہی۔ یہ ایک طویل دورانیے کا کھیل ہے جس کا آغاز پاکستان بنتے ہی ہو گیا تھا اور اس نے اس وقت تک جاری رہنا ہے جب تک قومی سیاست سے دینی اثرات کو ختم کرنے کے خواہشمند عالمی اور قومی حلقے زمینی حقائق کو اسی طرح تسلیم نہیں کر لیتے جیسے امریکہ بہادر نے افغانستان میں معروضی حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے افغان طالبان کے ساتھ بقائے باہمی کی بنیاد پر مذاکرات کا راستہ اختیار کیا ہے۔ یہ کھیل شاید اگلی نسل میں بھی اسی طرح جاری رہے اس لئے مجھے مولانا فضل الرحمٰن کا رخ صحیح سمت ہونے کے باوجود ان کی رفتار اور لہجے پر کبھی کبھی الجھن ہونے لگ جاتی ہے کہ یہ اتنی جلدی کا معاملہ نہیں ہے جتنی جلدی میں مولانا صاحب لگتے ہیں۔

سات عشرے قبل پاکستان تو اسلام کے نام پر بن گیا تھا اور اس کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے ”قرارداد مقاصد“ کی صورت میں اسلام کے معاشرتی نظام کو اس کی اساس اور منزل بھی قرار دے دیا تھا مگر جن قوتوں کے ہاتھ میں وطن عزیز کی باگ ڈور رہی وہ نہ تو اسلام کے عملی نفاذ کی صلاحیت رکھتی ہیں اور نہ ہی ان میں اسلام کے حقیقی نفاذ کے نتائج قبول کرنے کا حوصلہ ہے۔ وہ جس نوآبادیاتی دور اور ماحول میں وجود میں آئی تھیں اسی میں عافیت محسوس کرتی ہیں، اس لئے یہ حکمت عملی طے کر لی گئی کہ اسلام کے نام اور ٹائٹل سے تو کسی مرحلہ میں انکار نہ کیا جائے مگر قومی زندگی کے کسی شعبہ میں اسے نافذ بھی نہ ہونے دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ قومی سیاست میں دینی اقدار و روایات کے حامل عناصر کو بتدریج بے اثر کرتے چلے جانے کی منصوبہ بندی کر لی جائے۔ چنانچہ ابھی تک انہی نکات کے گرد ہماری قومی سیاست گھوم رہی ہے۔ البتہ اس میں ایک

نئے نکتہ کا اضافہ دکھائی دینے لگا ہے کہ اسلام کے کسی قانون یا حکم کو اگرچہ عملاً نافذ نہ ہونے دیا جائے مگر یہ سارا کام اسلام ہی کے نام پر کیا جائے اور خلافت راشدہ، فلاحی ریاست اور ریاست مدینہ جیسی خوش کن اصطلاحات کے پرچار کے ماحول میں وہ سارے کام یکے بعد دیگرے کر دیے جائیں جو شاید سیکولر اور لبرل کے لیبل کے ساتھ نہ کیے جاسکیں۔

مذہبی مکاتب فکر کے جو قائدین اس کھیل کو سمجھ رہے ہیں وہ یقیناً اس بات کو بھی بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس کا اصل جواب وہی ہے جس کا راستہ مولانا فضل الرحمن نے اختیار کیا ہے کہ عوامی قوت کو متحرک رکھا جائے اور تمام مکاتب فکر کی قیادت کو یکجا رکھنے کا تسلسل قائم رہے۔ کیونکہ دینی قوتوں کی وحدت اور عوامی حمایت ہی وہ دو ہتھیار ہیں جن کے ذریعے گزشتہ ستر برس کے دوران قومی سیاست میں دینی قوتوں نے اپنے وجود کو برقرار رکھا ہے اور آئندہ بھی ان کے پاس یہی ہتھیار کارآمد رہیں گے۔ اس لئے اپنی جدوجہد کے ان دو پہلوؤں میں توازن قائم رکھنا ہی ان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

یہ عزم و حوصلہ اور صبر واستقامت کی طویل اعصابی جنگ ہے جسے تسلسل کے ساتھ لمبے عرصہ تک جاری رکھنا ہوگا اور اسے جلدی مکمل کرنے کی کوشش شاید سودمند نہ ہو، اس لئے کراچی، لاہور، سکھر، مظفر گڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان اور مردان کے بعد بھی ملک کے ہر خطہ کے علماء کرام اور کارکنوں سے ہم یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اس پر امن، دستوری اور جمہوری جنگ کو تادیر جاری رکھنے اور منطقی نتیجے تک پہنچانے کے لئے اپنا اپنا کردار ضرور ادا کریں گے۔ اگر افغان عوام اپنے اسلامی تشخص اور قومی خودمختاری کے لئے مسلح جنگ کی قومی روایت کو نسل در نسل جاری رکھ سکتے ہیں تو کیا ہم اسی ہدف کے لئے پرامن سیاسی جدوجہد کی اپنی روایت کو منطقی نتیجے تک جاری نہیں رکھ سکتے؟

(روزنامہ اسلام لاہور، ۹ر فروری ۲۰۱۹ء)

ناموس رسالت ملین مارچ ڈی آئی خان

ڈی آئی خان .... (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) ڈیرہ اسماعیل خان ملین مارچ کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے چار روز، مولانا عزیز الرحمن ثانی نے ایک ہفتہ، مولانا حمزہ لقمان نے ایک ہفتہ، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گیارہ روز صوبہ خیبر پختونخواہ کے مختلف علاقوں کے دورے کئے۔

۲۷ر جنوری ۲۰۱۹ء کو ملین مارچ ہوا بلا مبالغہ لاکھوں مسلمانوں نے جوش و ولولہ کے ساتھ شرکت کی۔ ملین مارچ کے شرکاء سے تمام دینی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ آخری خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم کا تھا جو کہ پالیسی ساز بیان تھا۔ مولانا نے موجودہ حکمرانوں کی یہودیت اور قادیانیت نواز امور کو طشت ازبام کیا۔ مولانا نے قوم سے عہد لیا کہ وہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے اور ان عقائد کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ عمران خان کے برسر اقتدار آنے پر امریکا، برطانیہ، کینیڈا اور اسرائیل میں جشن منایا گیا۔ عاطف میاں قادیانی ایڈوائزری کونسل کی ممبری اور قوم کے دباؤ پر علیحدہ قرار دینا، کرتارپورہ کے مقام پر قادیانیوں کو قادیان جانے کے لئے رسپانس دینا، پانچ فیصد اقلیتی ٹیچروں (قادیانیوں) کو اسلامیات پڑھانے کے لئے قانون سازی کا اعلان اور اس کے لئے قانون سازی کرنے کا منصوبہ، کراچی سمیت ملک کے دیگر علاقوں میں قادیانیوں کا جشن منانا، ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون میں ترمیم کے لئے سینیٹ میں بل لانا، آسیہ ملعونہ کو اہانت رسول کے اعتراف کے باوجود اس کی باعزت رہائی، اسرائیل کو تسلیم کرنے کے منصوبے، مدارس دینیہ کی رجسٹریشن کی کینسلیشن، اسرائیل کے وزیر اعظم کا اسلام آباد آنا اور دس گھنٹے تک وزیر اعظم ہاؤس میں اس کی میزبانی، ان حالات کی وجہ سے ہم نے اسٹریٹ پاور کو متحرک کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ کراچی، لاہور، سکھر، مظفر گڑھ میں کامیاب ملین مارچوں کے انعقاد کے بعد آج کا یہ عظیم الشان ملین مارچ سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

آئندہ ملین مارچ ۱۸ر فروری مردان اور ۲۵ر فروری کو بدین سندھ میں ہوگا۔ ملین مارچ سے جماعت اسلامی کے جناب لیاقت بلوچ، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا اویس نورانی، مجلس احرار اسلام کے سید محمد کفیل بخاری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی جبکہ جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا امجد خان، قاری محمد عثمان کراچی، مولانا صفی اللہ بھکر، مولانا خلیل الرحمن درخواستی خان پور، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا ناصر محمود سومرو سمیت درجنوں راہنماؤں اور ایم این ایز اور جمعیت علماء اسلام کے سینیٹرز نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عطاء الرحمن سینیٹر، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا امجد خان سمیت کئی ایک راہنماؤں نے سرانجام دیئے۔ تلاوت ملک کے مایہ ناز قراء کی اور نعت حافظ منیر احمد کراچی سمیت کئی ایک پشتو، اردو، سرائیکی زبانوں میں کی۔ ملین مارچ کے شرکاء کئی کلومیٹروں تک پھیلے ہوئے تھے۔ اسٹیج سیکریٹری بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ مجمع تاحد نگاہ سے زائد ہے۔

تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ ڈیرہ اسماعیل خان کی تیاری کے سلسلہ میں

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورہ ڈی آئی خان

رپورٹ: مولانا محمد رضوان

جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے پورے ملک کی دینی قیادت اور دینی و مذہبی حلقے انتہائی کرب وابتلا میں مبتلا ہیں۔ خصوصاً آسیہ ملعونہ کے فیصلے کے بعد صورت حال مزید تشویش ناک ہوگئی ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے ابتدائی دور میں ہی وطن عزیز کے مسلمانوں کو اپنے الٹے سیدھے فیصلوں سے نہایت مایوس کیا ہے، مثلاً:

۱:... آسیہ ملعونہ کو بری کرنا۔

۲:... سما ٹی وی کے مطابق موجودہ حکومت کی ایک ذمہ دار شخصیت کو اپنے اثر ورسوخ سے قانون توہین رسالت ختم کروانے کی ذمہ داری دینا۔

۳:... ملک کے مختلف شہروں میں مساجد و مدارس کو شہید کروانا۔

۴:... حج جیسی مقدس عبادت کو مہنگا کر کے مسلمانوں کے لئے حرمین کے سفر کو دشوار بنانا۔

۵:... سکھوں کی آڑ میں قادیانیوں کے لئے گورداس پور کے سفر کو آسان اور سستا کرنا۔

اس صورت حال کے پیش نظر تمام دینی و مذہبی قیادت نے ملک کے مختلف شہروں میں ”ملین مارچ“ کا اعلان کیا۔ کراچی، لاہور، سکھر، مظفر گڑھ کے کامیاب ترین پروگرامات کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان میں مارچ کرنے کا اعلان ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور مبلغین نے ان پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شہر شہر، بستی بستی جا کر امت کو بیدار کیا، ڈیرہ اسماعیل خان تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کی تیاری کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عابد کمال اور مولانا حمزہ لقمان نے ڈیرہ شہر اور قرب و جوار میں بیانات کئے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اپنی پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ڈیرہ تشریف لائے حضرت کا وجود مسعود عالم اسلام کے لئے عموماً اور وطن عزیز کے لئے خصوصاً کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، نصف صدی سے زائد عرصہ سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ دشمن نے تاج ختم نبوت پر جس رخ سے بھی حملہ کیا۔ الحمدللہ! حضرت نے بھرپور جواب دیا، تقریر و تحریر کا میدان ہو یا مناظرہ و مباہلہ کا، دشمن نے ہمیشہ منہ کی کھائی۔ بقول علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کہ: ”مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اتنا لکھا اور جمع کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے کسی نے کیا اور نہ بعد والوں کے لئے کوئی کمی چھوڑی۔“ حضرت مولانا مدظلہ نے چند دنوں میں مختلف مقامات کے جو طوفانی دورے کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت بروز جمعرات شام میں ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے بروز جمعہ بعد نماز فجر درس قرآن جامع مسجد خالد بن ولید بستی ترین میں دیا جبکہ مرکزی عیدگاہ کلاں میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جہاں کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد عشرہ مبشرہ استرانہ شالی میں پروگرام رکھا گیا تھا اور رات کا آرام جماعت کے مخلص و محب، حضرات اکابرین کے منظور نظر مولانا شیخ محمود الحسن مدظلہ کے گھر کیا۔

بروز ہفتہ ناشتہ و تیاری کے بعد مولانا محمود الحسن کے والد گرامی جناب شیخ محمد ایاز محمودؒ کی قبر پر حاضری دی اور دعائے مغفرت فرمائی، صبح ۱۰ بجے شورکوٹ کے قریب ختم نبوت چوک کا افتتاح حضرت مدظلہ کے دست مبارک سے ہوا، اس موقع پر آپ نے جم غفیر سے مختصر گفتگو فرمائی۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے دن ۱۲ بجے چشمہ بیراج کے قریب بستی کچھ ملی خیل میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تاریخ گواہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے والوں کو دنیا میں اللہ رب العزت نے نشان عبرت بنایا ہے۔ آخرت کا معاملہ ابھی باقی ہے، رب کی زمین باوجود

اپنی وسعت کے دشمنانِ ختم نبوت پر تنگ کر دی گئی۔

تحصیل پہاڑ پور کی جامع مسجد علی المرتضیٰ معاویہ نگر میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مدظلہ نے فرمایا کہ وطن عزیز میں ایک بار پھر قانون ناموس رسالت کو ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں حکمرانو! تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو، ہمیں خوب یاد ہے کہ جب زرداری صاحب نے ویٹی کن سٹی کے پوپ کے سامنے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کیا جائے گا، اس کے جواب میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کراچی میں لاکھوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا: جناب زرداری صاحب! اگر آپ پوپ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے قانون کو ختم کرنے کا فیصلہ کر کے آئے ہو تو فضل الرحمٰن بھی روضۂ رسول کے سامنے اس قانون کو بچانے کی قسم کھا کر آیا ہے (نعرۂ تکبیر، تاج و تخت ختم نبوت، قائد جمعیت زندہ باد) پروگرام کا اختتام مجلس کے تحصیل جنرل سیکریٹری مولانا قاری کفایت اللہ قاسمی کی دعا پر ہوا۔ پروگرام کے بعد مقامی عالم دین مفتی رانا محمد عمران مدظلہ کی رہائش گاہ پر مقامی دینی و سیاسی شخصیات کے ساتھ حضرت کی خصوصی نشست ہوئی، اس نشست میں حضرت قائد جمعیت کے برادر صغیر مولانا ضیاء الرحمٰن سے موجودہ ملکی صورت حال اور ملین مارچ کی تیاریوں کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ نماز عصر مدرسہ صدیقیہ پہاڑ پور میں ادا کی۔ نماز عصر کے بعد پروگرام کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں نماز مغرب خانقاہ یٰسین زئی کی مسجد میں ادا کی، مسجد زمینی بنیادوں سے مسجد کے میناروں تک پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔

خانقاہ یاسین زئی پاکستان کی قدیم خانقاہوں میں سے ایک خانقاہ ہے، ڈیرہ اسماعیل خان سے ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع بستی پٹیالہ ریت کے تودوں، بلند ٹیلوں اور کہیں کہیں کھجور کے درختوں میں گری ہوئی یہ بستی مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ کی جائے پیدائش بھی ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے والد محترم خلیفہ محمد صدیقؒ اس بستی میں ازدواجی زندگی سے قبل تشریف لائے۔ آپ کی قبر مبارک اس خانقاہ کے قریب قبرستان میں اپنے بزرگوں کے پہلو میں موجود ہے۔ خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب مدظلہ ان دنوں صاحب فراش ہیں، مولانا اللہ وسایا مدظلہ تیمارداری کے لئے ان کے کمرے میں تشریف لے گئے۔ حضرت نے خوب دعاؤں سے نوازا، پہلے خود دعا فرمائی پھر مولانا سے فرمایا: آپ عظیم لوگ ہیں میرے لئے دعا کریں۔ مولانا نے دعا کروائی سب حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی بہر حال اجازت لیتے ہوئے، اگلے پروگرام کے لئے روانہ ہوئے۔

عشاء کے قریب چند کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بستی ''واندا میر دل'' پہنچے، راستہ کے دونوں طرف نوجوان بوڑھے بچے اور بچیاں قطار بنائے ہمارے انتظار میں تھے جیسے ہی ہماری گاڑی کو دیکھا، نعروں سے خوب استقبال کیا، پھول کی پتیاں نچھاور کیں، بستی والوں نے بتایا کہ اس بستی میں تمام باشندے مسلکاً دیوبندی ہیں اور جمعیت علماء اسلام (ف) کے کارکن ہیں، پوری بستی کے کسی گھر میں ٹی وی نہیں ہے۔

بعد عشاء ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد مجلس کے مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا حمزہ لقمان اور جمعیت علماء اسلام کے ایم این اے مولانا نور محمد مدظلہ نے خطاب کیا۔

آخر میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس بستی کی خصوصیات سن کر بہت خوشی ہوئی، عقیدۂ ختم نبوت پورے دین کی بنیاد اور اساس ہے، اگر اس عقیدے میں کمزوری آئی تو پورے دین کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ اس وقت آپ حضرات سے ملاقات کا مقصد ملین مارچ میں شرکت کا وعدہ لینا ہے بلکہ آپ سے کیا وعدہ لینا آپ تو پہلے سے تیار ہیں، آپ نے اور دوستوں کو تیار کرنا ہے۔

قائد جمعیت فضل الرحمٰن کی کوشش کو اللہ رب العزت نے اہل پاکستان کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنایا ورنہ پورا ملک قادیانیت کی طرف دھکیل دیا جاتا۔ پروگرام کی اختتامی دعا مولانا کفایت اللہ قاسمی نے کروائی۔ ترتیب کے مطابق رات کا آرام عبدالخیل مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے آبائی گاؤں میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا۔ بروز اتوار بعد نماز فجر گیسٹ ہاؤس کے قریب مسجد میں درس قرآن ہوا، گیسٹ ہاؤس کی انتظامیہ نے خوب اکرام کیا۔ ۹ بجے مفکر اسلام مفتی محمودؒ کی قبر مبارک پر حاضری ہوئی جو پہاڑوں کے دامن میں ایک ٹیلہ پر ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت مفتی محمودؒ سے اپنے دین کے لئے خوب کام لیا۔

۲ گھنٹہ کے سفر کے بعد تحصیل ''کلاچی'' پہنچے یہ علاقہ سیاسی، سماجی، دینی و مذہبی شخصیات کا مرکز رہا ہے۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید مولانا قاضی عبداللطیفؒ اور مولانا قاضی عبدالکریمؒ اپنی دینی وسیاسی خدمات کی وجہ سے اس

علاقہ کی معروف شخصیات ہیں، انہیں حضرات کے مدرسہ و مسجد میں پہلی مرتبہ حضرت مدظلہ تشریف لے گئے۔ ان حضرات نے خوب استقبال کیا حضرت نے مسجد میں موجود حاضرین سے مختصر گفتگو فرمائی اور ملین مارچ میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک مسلمان ریاست گستاخ رسول کو رہا کر کے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کر رہی ہے۔ آسیہ ملعونہ کا فیصلہ مغربی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ ہمیں اپنے تمام سیاسی و مذہبی اختلافات کو ختم کر کے تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ میں شرکت کرنی چاہیے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کو اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرنے کو کفر سمجھتے ہیں۔

نماز ظہر ٹانک کی مرکزی جامع مسجد میں ادا کی نماز کے متصل بعد مولانا حمزہ لقمان مدظلہ نے خطاب کیا بعدازاں حضرت نے تفصیلی گفتگو فرمائی، کثیر تعداد میں علماء کرام، طلبا اور عوام الناس نے شرکت کی۔

بعد نماز مغرب ڈیرہ کی تحصیل درابن سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر واقع بستی چودھواں کی مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا، بعد نماز مغرب مولانا عابد کمال، مولانا حمزہ لقمان نے بیان کیا، آخری بیان مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا، مسجد کے امام و خطیب اور جماعت کے جنرل سیکریٹری مفتی محمد یونس نوجوان عالم دین ہیں۔ کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل درابن کے امیر معروف عالم دین مفتی شہاب الدین مدظلہ کی دعا سے ہوا۔

رات کا آرام حضرت مفتی شہاب الدین کی خواہش پر خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں ہوا، جب خانقاہ پہنچے تو پہلے سے ایک قافلہ آیا ہوا تھا، معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ حضرت خواجہ خان محمدؒ کے خلیفہ مولانا محب اللہ مدظلہ (لورالائی والے) اپنے متعلقین کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ حضرت کی اطلاع پر بہت خوشی ہوئی، پون گھنٹہ حضرت کی روحانی گفتگو سے فیضیاب ہوئے۔

صبح ۹ بجے مفتی شہاب الدین صاحب کے مدرسہ میں بیان ہوا اور ششماہی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات حضرت کے دست مبارک سے دیئے گئے۔ پروگرام کے بعد حضرت نے مزار اقدس موسیٰ زئی پر حاضری دی اور موجودہ سجادہ نشین خواجہ پیر محمد نعمان سے ملاقات ہوئی۔ پیر صاحب نے دعاؤں اور ہدایہ سے نوازا۔

مدرسہ فیض المدارس میں ۱۰ بجے بیان ہوا۔ حضرت نے تمام شرکاء کو تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اور ملین مارچ میں شرکت کی دعوت دی۔

درابن سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر واقع گنڈی عاشق میں ڈیرہ اسماعیل خان کے سفر کا آخری پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ ۱۲ بجے تک تلاوت، نعت شریف اور مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے، ۱۲ بجے سے ایک بجے تک مولانا حمزہ لقمان، قاری محمد طارق، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اور راقم کا بیان ہوا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک گھنٹہ بیان فرمایا اور ملین مارچ میں شرکت کی دعوت دی۔ جماعت کے مقامی احباب نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے خوب تیاری کی اور کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی، مولانا نعمت اللہ، ملک سیف الرحمٰن کھوکھر، ماسٹر محمد اشرف اور ان کے رفقاء اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کانفرنس کا اختتام مولانا احمد علی لاہوریؒ کے شاگرد اور مقامی بزرگ مولانا قاضی مہربان کی دعا پر ہوا۔☆☆

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قلم سے
ماہنامہ "بینات" کراچی میں تیرہ سو سے زائد کتب پر لکھے گئے تعارف اور تبصروں کا مجموعہ
نقد و نظر (مکمل دو جلدیں)
جاذب نظر ٹائٹل، بہترین کاغذ، عمدہ طباعت
رعایتی قیمت: صرف 1,000 روپے
یہ کتاب علمی اور ادبی لٹریچر میں ایک اہم اضافہ اور اہل ذوق اور علم و کتاب سے تعلق رکھنے والے حضرات کے لئے ایک عمدہ سوغات ہے
ملنے کا پتہ: مکتبۂ ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
021-32780337/40

تھالی کا بینگن

قصہ ایک جھوٹے مدعی نبوت کا

الحاج اشتیاق احمد مرحوم

قسط:۷

وہ میں ہوں:

اپنی عمر کی پیش گوئی کے اعتبار سے اس کی زندگی بھی اتنی نہیں ہوئی، اس سے کم ہوئی۔ مرزا نے دعویٰ کیا تھا کہ میری عمر ۸۰ برس ہوگی، لیکن مرزا ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوکر ۱۹۰۸ء میں مر گیا۔ عمر ۶۸ سال ہوئی اور یہ کوئی لمبی عمر نہیں تھی۔ لہٰذا مرزا سوائے جھوٹے کے اور کچھ نہیں تھا۔ مرزائی عقل کے ناخن لیں، مرزائی مبلغین نے ان کی آنکھوں پر جو پُرفریب پٹیاں چڑھائی ہیں ان پٹیوں کو اتار کر اس کے دعوؤں کو غور سے پڑھیں اور ہدایت حاصل کرلیں، یہ ہمارا انہیں نہایت ہمدردانہ مشورہ ہے۔

اس اشتہار میں مرزا نے ایک بار پھر خود کو مسیح موعود لکھا ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی کتابوں میں اس نے لکھا کہ میں مسیح موعود ہوں، میں ہی مسیح موعود ہوں، اپنی کتاب ازالۂ اوہام میں اس نے واضح طور پر لکھا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔

کشتی نوح میں لکھا:

”میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن ہوگا۔“

یعنی خود کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے یہ تک لکھا کہ: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

اب چونکہ مرزا کا دعویٰ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوچکے ہیں اور جس مسیح کو آنا تھا وہ میں ہوں، لہٰذا اپنے دفن کے بارے میں بھی پیش گوئی کر ڈالی کہ میں وہاں دفن ہوں گا، لیکن ہوا کیا؟ مرزا لاہور میں مرا اس کی نعش قادیان لے جائی گئی اور اسے وہاں دفن کیا گیا۔

اس کا واضح ترین مطلب جانتے ہیں کیا ہے؟ مرزائی خود بھی جانتے تھے کہ مرزا جھوٹا نبی ہے، کیونکہ اگر مرزائیوں کو یقین ہوتا کہ مرزا سچا نبی ہے تو پھر تو اس کی نعش کو اٹھا کر مدینے لے جانا چاہئے تھا تاکہ اپنی پیش گوئی کے مطابق وہ وہاں دفن ہوتا، ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں: کیا اس وقت مرزا کی نعش کو اٹھا کر مدینے کی طرف لے جایا گیا تھا؟ نہیں لے جایا گیا تھا، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خود بھی مرزا کو جھوٹا سمجھتے تھے؟ اس کے جھوٹا ہونے کا انہیں یقین تھا۔ اگر وہ اسے سچا سمجھتے تھے تو پھر تو نعش کو مدینے لے جانا چاہئے تھا۔

ہم مرزائیوں سے اس سوال کا جواب چاہتے ہیں، اگر نہیں دے سکتے تو پھر یہ چاہتے ہیں کہ وہ مرزائیت سے تائب ہوجائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے الفاظ ہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوکر صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو ختم کردیں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا اور لوگ ایسے دیندار ہوجائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سب سے زیادہ بہتر ہوگا، اس وقت تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا یعنی امت محمدیہ میں سے ہوگا۔“

اس حدیث میں واضح طور پر ابن مریم یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر موجود ہے۔ یہ روایت حدیث کی مشہور کتاب صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے گویا حاکم ہوں گے اور عدل کریں گے، صلیب پرستی کو ختم کریں گے یعنی عیسائیت کا خاتمہ کریں گے جو عیسائی زندہ بچ جائیں گے وہ بھی اسلام قبول کرلیں گے۔ جزیے کا خاتمہ کردیں گے کا مطلب ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ: مسلمان ہوجاؤ ورنہ قتل کردیئے جاؤگے۔ جزیہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح صرف مسلمان ہی رہ

جائیں گے، جب دنیا میں سب مسلمان ہی مسلمان ہوں گے تو جہاد اپنے مقاصد مکمل طور پر حاصل کرلے گا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی برکت اور تمام انسانوں کے مسلمان ہوجانے کی وجہ سے زمین اس قدر پھل دے گی اور مال و دولت کی اس قدر بہتات ہوجائے گی کہ کوئی لینے والا نہیں رہے گا۔ ایک نشانی یہ بتائی کہ اس وقت تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ چنانچہ دوسری احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے، جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو فجر کی نماز کی تیاری کی جارہی ہوگی، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھ کر رک جائیں گے، پھر آپ دمشق کی اس مسجد کے مشرقی مینار پر اتریں گے وہاں سے آپ کو مسجد کے صحن میں اتارا جائے گا۔ امام مہدی آپ سے عرض کریں گے کہ آئیں نماز پڑھائیں، لیکن آپ جواب میں کہیں گے کہ اس نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوچکی لہٰذا یہ نماز آپ ہی پڑھائیے۔ اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی بھی حرف بہ حرف پوری ہوگی کہ اس وقت تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی احادیث تو احادیث کی کتب میں موجود ہیں لیکن اس موقع پر مرزائی بلاوجہ اعتراض کردیا کرتے ہیں کہ ان احادیث میں آسمان سے نازل ہونے کا لفظ نہیں ہے، لہٰذا ان سے کہا جائے گا کہ امام بیہقی کی مایہ ناز کتاب ’’کتاب الاسماء والصفات‘‘ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے الفاظ صراحت کے ساتھ مذکور ہیں۔

اب مرزا کا دعویٰ ہے کہ جس مسیح کو آنا تھا وہ میں ہی ہوں۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ’’تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔‘‘ مرزا ابن مریم نہیں تھا، نہ آسمان سے نازل ہوا تھا، مرزا کی والدہ کا نام تو چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا اور اس کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ اس کے باوجود مرزا کا دعویٰ یہ تھا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور یہ بات میں اپنی کئی کتابوں میں لکھ چکا ہوں۔ اس میں کوئی شک وشبہ والی بات نہیں، کوئی دیوانگی نہیں اور کوئی دھوکا بازی نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں اس نے اپنی کتاب ازالۂ اوہام اور کشتی نوح وغیرہ میں بھی یہی الفاظ لکھے ہیں اور یہی دعویٰ بار بار دہرایا ہے کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں، لیکن چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے، اس لئے ہر موقع پر مرزا خود ہی اپنے آپ کو جھوٹا بھی ثابت کرتا رہا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ مرزائیوں کو ثبوت نظر نہیں آتے، نظر آئیں بھی کیسے انہوں نے کبوتر کی طرح آنکھیں جو بند کرلی ہیں۔

ازالۂ اوہام میں خود ہی لکھا کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں اور یہ ذکر اپنی اور کتابوں میں بھی کرچکا ہوں لیکن پھر اسی کتاب ازالۂ اوہام میں بیس پچیس صفحات کے بعد واضح طور پر اس نے لکھا:

’’اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جسے کچھ کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کربیٹھے ہیں.....‘‘

مطلب یہ کہ میں نے تو صرف مثیل مسیح یعنی عیسیٰ علیہ السلام جیسا ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن کچھ کم فہم لوگ یعنی ناسمجھ لوگ یہ خیال کربیٹھے ہیں کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ یہ بات نہیں، میں نے تو صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں، پہلے لکھا کہ: ’’میں ہی مسیح موعود ہوں‘‘ اور یہ بات میں کئی کتابوں میں لکھ چکا ہوں، اب خود ہی لکھ دیا کہ: ’’میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور جو ایسا کہتے ہیں وہ کم فہم ہیں، کم فہم تو پھر مرزا خود تھا اور باقی مرزائی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو مرزا نے اسی کتاب ازالۂ اوہام میں خود بھی نقل کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ’’ابن مریم عادل حاکم کی حیثیت سے آئیں گے۔‘‘ کوئی مرزائیوں سے پوچھے: مرزا قادیانی کیا حاکم تھا؟ وہ بھی عادل تو وہ ایک عادل انسان بھی نہیں تھا اور حاکم تو وہ انگریز کو مانتا تھا، اس نے ملکہ وکٹوریہ اور انگریزی حکومت کی تعریف میں دو مستقل کتابیں لکھی ہیں، ان کے نام ستارۂ قیصریہ اور تحفۂ قیصریہ ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں اس نے انگریزی حکومت کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کیے ہیں اور انگریزی حکومت کو خدا کا سایہ لکھا ہے پھر خود کو ایک کتاب میں انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا۔ اب جو شخص انگریزی حکومت کی تعریف کرتا رہا، خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھتا رہا، اپنی کتابوں میں انگریز کا دم بھرتا تھا وہ حاکم عادل تو کسی صورت نہیں تھا یعنی اس حدیث میں جس مسیح کے نزول کی پیشین گوئی ہے وہ مرزا ہرگز نہیں تھا۔ پھر اسی سلسلے کی دوسری احادیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ: ’’ابن مریم حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔‘‘ لیکن کوئی مرزائیوں سے پوچھے کہ مرزا کو حج کرنا

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور مرزائی عقیدہ!

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تحریری بیان

قسط:۳

مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار ہے:

اگر بالفرض دنیا میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبی بننا تھا جس کے انکار سے آنحضرت ﷺ کی تمام امت چالیس کروڑ کو کافر ہونا تھا تو ایک کہنے والے کو حق پہنچتا ہے کہ کہے کہ آپ ﷺ دنیا بھر کے لئے اور قیامت تک کے لئے کیسے پیغمبر ہوسکتے ہیں؟ جب کہ قیامت تک کی ساری امت کو اتنے بھاری خطرہ سے آگاہ نہ کیا اور اتنا نہ بتایا کہ ایک نبی غلام احمد آئے گا، اس کا انکار نہ کرنا۔ یہی نہیں کہ یہ العیاذ باللہ...... مجرمانہ خاموشی سمجھی جاسکے۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس سینکڑوں حدیثوں کے ذریعہ اپنی امت کو بار بار یہ یقین مختلف پیراؤں میں دلایا کہ میرے بعد کسی نے نبی نہیں بننا۔ نبوت مجھ پر ختم ہوگئی۔ میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ اگر ہارون علیہ السلام کی طرح تابع نبی بھی ہوتا تو حضرت علیؓ ہوتے۔

”میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں“ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ﷺ نے یہ پیشین گوئی فرمادی کہ تیس جھوٹے اور دجل وفریب کے پتلے پیدا ہوں گے۔ ان کی دو نشانیاں بیان فرمائیں کہ وہ میری امت میں سے ہوں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے اور ساتھ فرمادیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس پیش گوئی نے ہر امتی کو یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور کردیا کہ امتی ہوکر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب، دجال سمجھا جائے تو اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی نے آنا تھا خاص کر آپ ﷺ کی امت میں سے تو ایک کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ مندرجہ بالا حدیثیں فرماکر اور پیشین گوئیاں کرکے آپ ﷺ نے خود بخود اپنی امت کو آنے والے نبیوں کا منکر بناکر کافر بنانے کا سامان کیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ! جب کہ لا نبی بعدی کی حدیث اور ختم نبوت کا مشہور مفہوم اتنا متفق علیہ اور روایت کے لحاظ سے اتنا اہم تھا کہ کسی کو اس سے انکار کی مجال نہ تھی۔ حتیٰ کہ جب تک مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بننے کا شوق نہ چرایا تھا وہ بھی مدعی نبوت کو کافر ودجال کہتا رہا۔

مرزائی استدلال کی حیثیت

جب مرزائیوں کے سامنے مرزا قادیانی کا پرانا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ منسوخ ہوگیا۔ سبحان اللہ! جب کہ اہل اسلام احکام میں نسخ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جیسے کہ عقائد بحال ہوتے ہوئے بھی انبیاء علیہم السلام کے شرعی احکام مثلاً روزہ نماز وغیرہ میں باہم بڑا فرق رہا اور اللہ تعالیٰ وقت وزمانہ کے مناسب احکام تبدیل فرماتا گیا۔ اسی طرح خود اسلام کے ابتدائی اور آخری زمانہ میں ہوا۔ نسخ ہماری نگاہوں میں نسخ ہے اور قدرت کے لحاظ سے احکام کے مقررہ اوقات کا اعلان کہ جو حکم جتنے وقت کے لئے تھا وہ بتادیا جاتا ہے۔ اس جائز اور تاریخی نسخ پر اعتراض کرنے والے مرزائی جب اپنی بگڑی بنانے پر آتے ہیں تو عقیدوں میں تبدیلی اور نسخ کو جائز قرار دیتے ہیں جب تک مرزا قادیانی کو نبوت کا شوق نہیں چرایا عقیدہ ختم نبوت درست اور جب نبوت کی ٹھان لی تو کبھی خاتم کے معنوں میں بحث اور کبھی النبیین کے لفظ میں کیڑے نکالنے کی سعی۔ تمام حدیثوں اور آیتوں کی ٹانگیں توڑنی شروع کردیں اور اپنے لئے روایتوں کی تلاش جاری کردی۔ جن سے قوم کو الو بنایا جاسکے۔ لیکن لے دے کر روایات کے عظیم ذخیرہ سے ان کو صرف ایک حدیث ملی ہے وہ ہے ابن ماجہ کی روایت

”لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا“

آپ نے فرمایا کہ اگر ابراہیم (آپ ﷺ کا فرزند) زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا۔ پہلے تو آیات قطعی اور احادیث متواترہ کے مقابلہ میں اس روایت کی کوئی حیثیت نہیں جس میں یعنی جس کی سند پر محدثین نے جرح کی ہوئی ہے۔ لیکن اگر سنداً اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اسی حدیث کے راویوں نے دوسری جگہ اور ایک روایت میں خود اسی ابن ماجہ کے اسی صفحہ میں اسی روایت کے ساتھ یہ روایت اور یہ معنی بھی نقل کردیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی قضاء نے نبوت ختم نہ کردی ہوتی تو ابراہیم زندہ رہ کر نبی بن جاتا تو اس کا معنی بھی

مشہور عقیدہ کے موافق یہی ہوا کہ وہ اسی لئے فوت ہوئے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت ختم تھی۔ ورنہ ان میں نبوت کی تمام صلاحیتیں اور استعداد موجود تھی۔ جن کے بعد اللہ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ وہ نبی ہوتے۔ لیکن قضا وقدر کا فیصلہ یہی تھا کہ اب یہ دروازہ بند ہے اور اللہ کے علم میں نبیوں کی مقررہ تعداد پوری ہوچکی ہے۔ اس لئے حضرت ابراہیم کی زندگی بھی تھوڑی مقدر کی گئی۔

دوسری روایت جس کو روایت کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔ مرزائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ خاتم النبیین کہا کرو۔ لیکن ”لا نبی بعدہ“ نہ کہا کرو۔ خاتم النبیین کہنا کافی ہے یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ قول اس قابل ہی نہیں کہ علمی بحث میں اس طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک قول منقطع السند ہے۔ جہاں یہ قول لکھا گیا ہے وہاں اس کی سند میں انقطاع ہے، لیکن مرزائیوں کا کیا کہنا کہ جب ایک لائق مرزائی گواہ سے ایک حدیث کی سند پوچھی گئی تو اس نے مشکوۃ کا نام لے دیا۔ سبحان اللہ! اس علم کے بل بوتے پر نبوت کا مینار کھڑا کرتے ہیں۔ کیا سند کا معنی یہ ہے کہ کوئی بات کسی کتاب میں درج ہو یا علم وحدیث کی اصطلاح میں سند اس بات کو کہتے ہیں کہ مثلاً راوی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ یا امام مسلم رحمہ اللہ اپنے استاد اور استاد الاستاد پھر استاد الاستاد کے استاد کا نام بتا کر یہ ثابت کرے کہ کن کن ثقہ، معتبر، متدین، حافظ ومتقی مشہور ومعروف حضرات کے واسطے سے یہ حدیث رسول ﷺ حاصل کی گئی ہے۔

محدث مثلاً امام بخاری رحمہ اللہ سے لے کر صحابی تک دو واسطے ہوں یا تین ہر ایک پر دنیا بھر کے ناقدین اور ائمہ جرح وتعدیل کو اعتراض کرنے کا کھلا حق ہوتا ہے۔ مجال کیا کہ کسی روایت کے کسی راوی کے بارہ میں یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو عمر بھر میں ایک بار فلاں مقام پر وہم ہوا تھا اور پھر اس کی روایت گر نہ جائے۔ فن روایت جو کہ خدمت حدیث ہی کے سلسلہ میں مسلمان قوم نے ایجاد کیا۔ اس کی موشگافیوں اور نکتہ گیریوں کو دیکھئے اور دوسری طرف مرزائیوں کے طرز عمل کو کہ اپنے مطلب کے لئے ان کو اس سے بحث ہی نہیں رہتی کہ روایت کو حدیث کہنا بھی صحیح ہے یا نہیں۔ بلکہ اگر راویوں کے ضعف وقوۃ پر بحث کی بجائے سند ہی نہ ہو ان کی بلا سے۔ ان کو تو اپنا الو سیدھا کرنا ہوتا ہے اور جب یہ رد کرنے پر آتے ہیں تو صحیح حدیث کو مرزائی الہام کے مخالف ہونے کی وجہ سے رد کر دیتے ہیں یا اس کے معانی بدل بدل کر مسخ کر دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذکورہ قول بھی منقطع ہے جس کا معنی یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہی نہیں ہے اور ہو کیسے سکتا ہے جب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان متواتر ہے کہ ”لا نبی بعدی“ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیسے کہہ سکتی ہیں کہ ایسا نہ کہو اور اگر بالفرض مان ہی لیا جائے تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ مقصد ختم نبوت کے بیان کے لئے خاتم النبیین بھی کافی ہے۔ جس کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا ہیں۔ پھر ”لا نبی بعدہ“ کہنے سے کسی زندیق کو یہ کہنے کا موقع نہ مل جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ ﷺ کے بعد نہیں آئیں گے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول متواتر اور یقینی ہے۔

بہر حال ”لا نبی بعدی“ کے روکنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرزائی قسم کے لوگوں کا منہ بند کرتی ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ اگر نبوت ختم ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے آسکتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہی فرماتی ہیں کہ نبوت بند ہے۔ اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی اور کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا۔ البتہ پرانے نبیوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آکر اس امت کی خدمت کرنا مقدر ہے۔ گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ یہ فرماتے ہوئے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متواتر اور یقینی عقیدے کو بچانے کے لئے ہے۔

مرزائی ڈھکوسلے:

اس کے سوا مرزائی ایسے بنیادی اور متواتر عقیدہ کے مقابلہ میں عقلی ڈھکوسلے بھی پیش کرتے رہے ہیں۔ مثلاً نبوت نعمت ہے۔ اس امت پر اس

بیاد خادم العلماء والصلحاء الحاج مستقیم احمد پراچہ رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار اصلاحی بیان بعد عشاء

بروز ہفتہ

بروز منگل

بمقام دکھنی جامع مسجد پاکستان چوک کراچی

مستورات کے سننے کا بھی انتظام ہے

الداعی الی الخیر شعبہ نشر واشاعت درس کمیٹی دکھنی جامع مسجد پاکستان چوک

رابطہ 0300-2276606 0321-8730063

نعمت کا دروازہ کیوں بند کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ونعمت کے بھی اوقات ہیں۔ اس نے سب کے لئے مناسب مناسب مقام تجویز کئے ہیں۔ اس دنیائے فانی میں جس کو آغاز ہے۔ اس کو انجام ہے، نبوت کے ذریعہ انسانی تکمیل وتعلیم مقصود تھی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں آخری شکل تک پہنچ کر مکمل ہوگئی۔ نبوت بھی ختم ہوگئی۔ اب بجائے اس کے مرزا غلام احمد قادیانی پر نبوت ختم کریں۔ آنحضرت ﷺ ہی کو کیوں خاتم النبیین نہ مانیں۔

مرزائیوں کے باقی دلائل کے بارہ میں قطعی فیصلہ:

مرزائی اجراء نبوت کے لئے کبھی کبھی بعض آیتیں اور بعض حدیثیں پیش کر کے ان میں اپنے طبع زاد نئے معانی پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا ایک ہی فیصلہ ہے کہ مرزائی جو آیت یا حدیث بھی پیش کریں۔ ان میں سے کسی ایک کے ذیل میں امت محمدی کے کسی مجدد کسی محدث، کسی امام حدیث یا امام فقہ یا کسی ایک مفسر کا یہ قول بھی پیش کردیں کہ اس آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر جو پرانے نبی ہیں اور کسی کو نبوت مل سکے گی یا آنحضرت ﷺ کی متابعت سے نبی بنا کریں گے۔ مرزائی سلف صالحین میں سے قیامت تک کسی کا ایسا قول نہیں بتا سکتے۔ اس کے برعکس ایسے اقوال سینکڑوں ملیں گے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہے جو شخص نبوت اور وحی کا دعویٰ کرے وہ واجب القتل ہے، قطعی کافر ہے۔ پھر جب کسی صحیح حدیث یا آیت قرآنی سے سلف صالحین نے مرزائی معنی نہیں سمجھے تو اس کو پیش کرنا اور اپنے معانی کرنا خارج از بحث ہے۔

نئے معانی الحاد وزندقہ ہے:

اور ہم عرض کر چکے ہیں کہ قرآن کے الفاظ جس طرح آسمانی ہیں اس کے معانی بھی وحی کے ذریعہ بیان ہوئے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے امت تک پہنچا دیئے ہیں۔ الفاظ ومعانی کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔ جس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے لیا ہے۔ پس اگر الفاظ قرآن کا بدلنا تحریف اور کفر ہے۔ اسی طرح منقولہ معانی کے سوا نئے معانی کرنا جو منقولہ سے متصادم ہوں۔ تحریف معنوی اور کفر ہے اور اگر تیرہ سو سال کے مسلمہ اور متواتر منقول معانی کا اعتبار نہیں اور وہ غلط ہو سکتے ہیں تو اس سے دین کی ساری عمارت ہی گر جائے گی اور اگر تیرہ سو سال کے ہزاروں علماء محدثین ومفسرین کے معانی آج غلط ہو سکتے ہیں تو جو معانی آج کئے جاتے ہیں۔ وہ دس بیس سال کے بعد کیوں غلط نہیں ہو سکتے۔ اس طرح تو دین ایک کھلونہ بن کے رہ جائے گا۔ اسی لئے سلف صالحین کے معانی کے سوا کوئی نیا معنی گھڑنا یقیناً الحاد اور زندقہ ہے۔ جیسے صلوٰۃ کے مشہور معنی کی جگہ صرف دعا مراد لینی۔ حالانکہ دعا بھی صلوٰۃ کا معنی ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ لیکن ’’اقیموا الصلوٰۃ‘‘ کا معنی وہی مخصوص طرز کی عبادت لیا جائے گا جو سلف سے منقول ہے۔ مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ صرف وہی نبی نہیں آسکتے جو آنحضرت ﷺ کی متابعت کے بغیر نبی ہوں تو اس کا یہ کہنا اسی طرح ہے کہ ہم صلوٰۃ فرض جانتے ہیں۔ لیکن اس کا معنی صرف دعا کرتے ہیں۔ بہرحال مرزائی اپنے کسی استدلال کے ساتھ سلف صالحین کی تائید پیش نہیں کر سکتے۔

(جاری ہے)

بقیہ:.....تھالی کا بینگن

نصیب ہوا تھا؟ پھر احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے، اپنے نیزے کی انی پر دجال کا خون لگا ہوا لوگوں کو دکھائیں گے اور فرمائیں گے: ’’میں نے دجال کو قتل کر دیا۔‘‘ لیکن مرزا کو تو نیزہ پکڑنا آتا ہی نہیں تھا نہ اس نے کبھی تلوار چلانا سیکھا، اس کا تو فنون سپہ گری سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ مرزا تو بچپن میں چڑیاں پکڑتا رہا اور مرغی ذبح کرنے کی کوشش کی بھی تو سرکنڈے کے چھلکے سے کی، اس کوشش میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوا، مرغی کی بجائے اپنی انگلی کاٹ ڈالی، جو شخص مرغی ذبح نہ کر سکتا ہو وہ نیزہ استعمال کرنا کیا جانے؟ اس نے تو خواب میں بھی نیزہ نہیں چلایا تھا۔

اس حدیث میں ایک جملہ یہ بھی ہے کہ مال اور دولت کی بہتات ہوگی، اس قدر بہتات کہ کوئی لینے والا نہیں ہوگا، لیکن مرزا تو اپنے لوگوں سے مرزائی جماعت کے لئے ساری عمر چندے جمع کرتا رہا۔ اپنی پہلی کتاب لکھنے کے لئے بھی اس نے چندے جمع کئے، لوگوں میں اعلان کیا کہ میں یہ کتاب پچاس جلدوں میں لکھوں گا لہٰذا لوگوں سے خوب چندے بٹورے..... اور پچاس کی بجائے کتاب کی صرف پانچ جلدیں لکھ سکا۔ اس کے بعد کہہ دیا کہ پچاس اور پانچ میں فرق ہی کتنا ہے ایک صفر ہی کا تو فرق ہے۔

مطلب یہ کہ اس وقت مال اور دولت کی فراوانی نہیں تھی ورنہ مرزا نے چندے کیوں جمع کئے؟ ایسا وقت صرف عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہی آئے گا اور انہیں ابھی نازل ہونا ہے۔ مرزائیوں کو اللہ تعالیٰ عقل عطا فرمائے۔ آمین۔ (جاری ہے)

اندرونِ سندھ مرکزی مبلغین کی

تبلیغی مصروفیات

رپورٹ: مولانا محمد حنیف سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد گزشتہ دنوں چار روزہ تبلیغی دورہ پر بدین اور تھرپارکر تشریف لائے۔ ان مبلغین کی تبلیغی مصروفیات کی رپورٹ درج ذیل ہے:

دوروزہ کورس ضلع بدین:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قاضی مبارک مسجد ومدرسہ تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی ضلع بدین میں ۲۷، ۲۸؍جنوری کو دوروزہ شعور ختم نبوت وفہم دین کورس منعقد ہوا، جس کا دورانیہ ظہر تا عصر رہا۔

کورس کی سرپرستی مولانا زبیر احمد میمن، صدارت مولانا قادر ڈنو میمن اور نگرانی مولانا محمد حنیف سیال مبلغ ختم نبوت بدین نے کی۔ پہلے دن شرکاء کورس کو مولانا توصیف احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدۂ ختم نبوت اور ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر لیکچر دیا۔ دوسرے روز مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، عیسائیت اور ردقادیانیت پر لیکچر دیئے۔ شرکاء کو نوٹس بھی تیار کرائے گئے۔ کورس میں شہر کے علماء کرام، ڈاکٹرز، اسکول وکالج کے اساتذہ کرام، طلباء ودیگر حضرات نے شرکت کی۔ کورس کے کامیاب انعقاد میں مولانا عبدالقادر میمن، مولانا محمد بلال، محمد انس، محمد حمزہ، عبدالمجید، محمد اسامہ، محمد زید گل ودیگر حضرات کا بھرپور تعاون شامل رہا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

گوٹھ نبی بخش کمبوہ میں بیان:

۲۷؍جنوری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد گوٹھ نبی بخش کمبوہ میں مولانا محمد حنیف سیال نے عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا، بعدازاں مولانا مفتی محمد راشد مدنی مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ بیان سے فارغ ہوکر مدرسہ عربیہ دارالعلوم فاروقیہ نبی بخش کمبوہ میں مولانا عبدالمجید کمبوہ، مولانا محمد اسحاق، مولانا علی اکبر سے ملاقات کی۔ اس پروگرام میں مولانا محمد بلال بھی شامل رہے۔ رات کا قیام وآرام بھی جامعہ دارالعلوم فاروقیہ میں کیا۔ جامعہ ہذا کے تمام اساتذہ نے بہت ہی شفقت ومحبت اور اکرام کا معاملہ کیا۔

جامعہ اسلامیہ قاسمیہ ماتلی ضلع بدین میں بیان:

جامعہ ہذا کی بنیاد معروف عالم دین مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ نے ۱۹۹۶ء میں رکھی۔ امام الصرف والنحو مولانا محمد عباس تھریؒ کو اس کا انچارج مقرر کیا۔ بہت ہی باہمت عالم دین تھے، ان کی وفات کے بعد سے مولانا مفتی محمد رمضان سومرو مدظلہ، اس کے ناظم اعلیٰ اور انچارج چلے آرہے ہیں۔ ۲۸؍جنوری بروز پیر کو جامعہ ہذا میں صبح ۹ بجے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے طلبا کو خطاب کیا اور جناب نگر ختم نبوت کورس میں شرکت کرنے کی بھی دعوت دی۔ اس سفر میں مولانا بلال احمد بھان، خطیب سندھ مولانا گل حسن بھی ہمراہ رہے۔

ختم نبوت کانفرنس گولارچی:

۲۸؍جنوری ۲۰۱۹ء بروز پیر بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی مدینہ مسجد گولارچی ضلع بدین میں (بیاد مولانا محمد علی صدیقی مرحوم) کے عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر سرپرستی مولانا فتح محمد مہیری، زیر صدارت حکیم محمد عاشق نقشبندی زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم صدیقی منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد طیب، مولانا محمد شاہد عباسی، مولانا محمد حنیف

مولانا عبدالغفار کو صدمہ

قدوۃ السالکین حضرت مولانا عبدالحئی بہلوی نقشبندیؒ کے خادم اور میرے حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالغفار آف کوئٹہ کے جواں سال فرزند ارجمند ۱۰؍جنوری ۲۰۱۹ء کو کوئٹہ سے مچھ جاتے ہوئے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک صالح نوجوان تھے، کچھ عرصہ حضرت اقدس سیدی ومرشدی کے مدرسہ جامعہ عبیدیہ میں زیر تعلیم رہے۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ حضرت مولانا عبدالغفار مدظلہ سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سیال (راقم) مہمان خاص مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور اساس ہے۔ موجودہ حکومت قادیانیت کی پشت پناہی سے باز رہے۔ ہم آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس مٹھی تھرپارکر:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مٹھی تھرپارکر میں ۲۹، ۳۰ رجنوری کو دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا دورانیہ ظہر تا عصر رہا، جس کی سرپرستی سائیں محمد موسیٰ درس، مفتی خیر محمد بجیر، بصدارت مفتی محمد اسحق درس، نگرانی مولانا محمد حنیف سیال (مبلغ ختم نبوت ضلع تھرپارکر) نے کی۔ شرکاء کورس کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد حنیف سیال نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور رد قادیانیت پر لیکچر دیئے۔ کورس میں علماء کرام، اسکول وکالج کے اساتذہ کرام ودیگر حضرات نے شرکت کی۔ یاد رہے کہ اس کورس میں خواتین کے لئے بھی مسجد کے ساتھ پردے کا نظم کیا گیا جس میں ۵۰ سے زائد خواتین نے بھی کورس میں شرکت کی۔ مسجد انتظامیہ اور مقامی علماء کرام و قراء حضرات کے تعاون سے کورس بھرپور کامیاب رہا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مہمانوں نے آرام، قیام جامعہ نورالہدیٰ مٹھی میں فرمایا۔ جامعہ ہذا کے تمام اساتذہ وانتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس گھاٹ تھرپارکر:

۲۹ رجنوری بروز منگل بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس مدرسہ احسان العلوم گھاٹ بارڈر ایریا تھرپارکر میں زیر نگرانی حافظ محمد شمشاد کھری کے منعقد ہوئی۔ تلاوت، حمد ونعت کے ساتھ کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر کے بیان کے بعد مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، تحفظ ختم نبوت کی فضیلت، منکرین ختم نبوت، جھوٹے مدعیانِ نبوت کا انجام، فتنۂ قادیانیت کی خطرناک چالیں اور آج کے مسلمانوں کی ذمہ داری پر سیر حاصل گفتگو کی۔ بعد ازاں حافظ عبدالقادر کھری کی حفظ قرآن مکمل کرنے پر دستار بندی کی گئی۔ اساتذہ کرام، والدین کو مبارک باد پیش کی۔ اس پروگرام میں بھی مقامی علماء کرام ودیگر مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ہوتھی جوتڑ، اسلام کوٹ:

۳۰ رجنوری بروز بدھ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وجملہ جماعت گوٹھ ہوتھی جوتڑ اسلام کوٹ کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس زیر سرپرستی مولانا تاج محمد سومرو، زیر صدارت سائیں ابراہیم نہڑی، زیر نگرانی مولانا اللہ بخش نہڑی منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت حافظ عبدالرحمن نہڑی نے حاصل کی، جبکہ قاری محمد صدیق بجیر نے اپنے مخصوص انداز میں منظوم کلام پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا محمد حنیف سیال نے عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا، بعد ازاں کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی حقیقت و اہمیت اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عام فہم آسان انداز میں پیش کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے فتنۂ قادیانیت کی سنگینی پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ انہوں نے ایمان جیسی عظیم دولت کی حفاظت کے پیش نظر مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دی جبکہ نقابت کے فرائض حافظ صبغت اللہ نہڑی نے ادا کئے۔ مقامی علماء کرام میں سے مفتی خیر محمد بجیر، مفتی محمد اسحاق درس، قاری احمد علی درس ودیگر علماء کرام وقراء حضرات نے شرکت فرمائی۔

☆☆.....................☆☆

مولانا صفی اللہ کو صدمہ

جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے راہنما مولانا صفی اللہ مہتمم جامعہ قادریہ بھکر کی والدہ محترمہ ۲۵ رجنوری ۲۰۱۹ء کو رحلت فرما گئیں، مرحومہ یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہؒ کی بیوہ تھیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صالحہ، عابدہ خاتون تھیں۔ ساری زندگی اپنے شوہر نامدار کی دینی علوم کی نشر واشاعت اور دعوت وتبلیغ میں معاون رہیں۔ اللہ پاک مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

ختم نبوت کانفرنس، نورنگ

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

لکی مروت ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت میں ہر سال سالانہ کانفرنس اپنی آب وتاب سے منعقد ہوتی ہے۔گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تیرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۷ ستمبر یومِ ختم نبوت کانفرنس پشاور کے موقع پر صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی وساطت سے تیرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، جانشین خواجہ خواجگانؒ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، سے ۶ رجنوری بروز اتوار کے لئے وقت لے لیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کرکے ساتھیوں نے کوشش شروع کی اور ہزاروں کی تعداد میں خوبصورت اشتہارات، اسٹیکرز، دعوت نامے اور پینافلیکس شائع کیے۔ضلعی ناظم اعلی مولانا عبدالرحیم کی سربراہی میں ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم نشر و اشاعت صاحبزادہ امین جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان سمیت دیگر علماء کرام نے ۱۴۰ چھوٹے بڑے ختم نبوت کے پروگرامز منعقد کیے۔ ۴ رجنوری کو ضلع لکی مروت کے تمام علماء اور خطباء نے نماز جمعہ کے خطبے میں ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کیے۔

ساتھیوں کی شب وروز محنت اور کوشش کی بدولت ۶ رجنوری کو صبح ہی سے عاشقان ختم نبوت قافلوں کی صورت میں شریک کانفرنس ہورہے تھے، تیرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں مولانا قاری رضاء اللہ، مولانا عبدالمجید فاروقی اور حافظ ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت سے ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان کی صدارت میں شروع ہوئی۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کیے۔پہلی نشست سے مشہور نعت خواں ابراہیم خلیلی امیر حسین، صفدر برکی، البصار مروت اور شاکر اللہ کے نعتیہ کلام کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ناظم تبلیغ مولانا طیب طوفانی، ناظم نشر و اشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت کے سابق ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی، رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور، شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید، شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین، مولانا عبدالوحید صدر، جے یو آئی کے ضلعی امیر مولانا عبدالرحیم، صوبہ سندھ کے مولانا عطاء الرحمن و مولانا محمد حیات، تحصیل ناظم مولانا اعزاز اللہ، مولانا مطیع اللہ ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد، مولانا عبدالصبور نقشبندی، مفتی عظمت اللہ، مفتی شمس الحق اور مولانا عبدالوکیل کے بیانات کے بعد پیر طریقت مولانا عبدالغفار کی دعا سے نماز ظہر کا وقفہ دیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد دوسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مخدوم ومکرم حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں قاری صفی اللہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ضلع لکی مروت ناظم اعلی مولانا عبدالرحیم کے کلمات تشکر کے بعد مفتی ضیاء اللہ نے قراردادیں پیش کیں۔ قراردادوں کے بعد مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کو دعوت خطاب دیا، حضرت صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرنے پر منتظمین اور شرکاء کو مبارک باد دی اور حکمرانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام غافل نہیں ہیں، زندگی کی آخری سانس تک ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تیار بھی ہیں اور بیدار بھی، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر محترم مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے کانفرنس سے آخری مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے عاشق رسول ممتاز قادری شہید کو پھانسی دی تھی جبکہ سابق ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے لال مسجد پر دھاوا بولتے ہوئے فاسفورس بم برسائے تھے اور دینی مدارس میں پڑھنے والی نہتی طالبات کو زندہ جلایا تھا آج دونوں اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہیں۔حکمران ان سے سبق

حاصل کریں اور ناموس رسالت قوانین کو چھیڑنے سے باز آجائیں، انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل، اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کا دیرینہ دشمن ہے اور یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ اسلام کے خلاف سازشیں کی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کا کہنا تھا کہ مملکت خداداد پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے تاہم افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ حکومت نے اسلامیات، ڈیپارٹمنٹ کا کوٹہ اقلیتوں کو دے دیا جس سے کسی سنگین سازش کی بو آرہی ہے اور دل ودماغ میں یہ بات آرہی ہے کہ کیا قرآن پاک کا ترجمہ کوئی یہودی، عیسائی یا قادیانی کرے گا انہوں نے کہا کہ تعجب کی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت سے صرف ختم نبوت کے مسئلے میں غلطیاں سرزد ہورہی ہیں اور وہ قادیانیوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو مراعات دے رہی ہے کبھی مشہور قادیانی میاں عاطف کو اقتصادی کمیٹی کے مشیر مقرر کرتی ہے تو کبھی وزیر اطلاعات اُن کے نمائندوں کے ساتھ لندن میں ملاقاتیں کرتے ہیں کبھی مغربی آقاؤں اور قادیانیوں کے دباؤ پر آسیہ ملعونہ کو رہا کیا جاتا ہے، آسیہ ملعونہ کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام ابھی تک پابند سلاسل ہیں، کرتارپورہ راہداری کی آڑ میں قادیانیوں کو راستہ دے رہی ہے اور اس کے ساتھ قادیانیوں کا مشہور ضلع گورداس پور واقع ہے، انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ گستاخ رسول کی سزا صرف پھانسی ہی ہے اور اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنا آئینی حق استعمال کرتے ہوئے ہر فورم پر آواز اٹھائے گی چاہے ہماری جانیں کیوں نہ چلی جائیں عاشقان ختم نبوت کسی صورت میں بھی ختم نبوت کے قوانین میں ترامیم کی اجازت نہیں دیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس میں شدید سردی اور فوگ کے باوجود بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کرکے کانفرنس کو چار چاند لگادیئے، کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لئے مقامی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ جے یو آئی کی ذیلی تنظیم انصار الاسلام کے رضا کار بڑی تعداد میں موجود تھے۔ کانفرنس کی خاص بات یہ تھی کہ پریس گیلری کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کے نمائندوں کے لئے بھی علیحدہ گیلری بنی تھی۔ کانفرنس کو مین اسٹریم میڈیا پر بھرپور کوریج دینے کے لئے ضلع بھر کے صحافی موجود تھے۔ کانفرنس میں باقی سالوں کی نسبت امسال زیادہ لوگوں نے شرکت کی اور قلعہ گراؤنڈ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کانفرنس صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کی قراردادیں:

☆...... کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تمام شرکاء کا بھی شکر گزار ہے، جنہوں نے حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیا، یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون کو غیر موثر کرنے کی کوششوں سے باز رہے۔

☆...... فوج کا موٹو جہاد فی سبیل اللہ ہے، جبکہ قادیانی جہاد فی سبیل اللہ کے منکر ہیں، لہٰذا انہیں فوج میں کمیشن پر ہرگز نہ لیا جائے، ملک کے تمام سول وفوجی محکموں سے کلیدی عہدوں پر تعینات قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... چناب نگر میں قادیانیوں نے جو اپنا عدالتی نظام رائج کیا ہے، یہ ریاست کے اندر ریاست کے مترادف ہے۔ لہٰذا حکومت سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قوانین کا پابند بنائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... ملک بھر میں عسکری تنظیموں پر پابندی ہے مگر قادیانیوں کو تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے، لہٰذا اس پر بھی فوری پابندی عائد کردی جائے۔

☆...... یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثنیٰ مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... عدالتی فیصلوں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے ارشادات کے مطابق گوہر شاہی گستاخ رسول تھا، لہٰذا اس کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن کو باطل نظریات کے پرچار سے روکا جائے اور ان پر فی الفور پابندی لگادی جائے۔

☆...... تحفظ ناموس رسالت ہماری اور ملکی عہدیداروں وحکمرانوں کی متفقہ ذمہ داری ہے، لہٰذا اس کی خاطر ہونے والے احتجاج کا سب کو حق دیا جائے اور اس سلسلے میں گرفتار علماء کرام کو فی الفور رہا کیا جائے، صرف یہی نہیں بلکہ ان کے خلاف درج شدہ مقدمات کو بھی ختم کیا جائے۔ ☆☆☆

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سائیں عبدالصمد ہالیجوی

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس

پُروقار

مرکزی جامع مسجد
بندر روڈ
سکھر

2 مارچ 2019 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

سائیں عبدالقیوم ہالیجوی

قاری جمیل احمد بندھانی

زیر اہتمام عبداللطیف اشرفی

مولانا محمد حسین ناصر

مفتی سعود افضل ہالیجوی

فقیہ وقت
شہنشاہ ختم نبوت، عالم باعمل
حضرت مولانا مفتی
شہاب الدین پوپلزئی
رکن مرکزی مجلس شوریٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
خطیب مسجد قاسم علی خان پشاور

عالم باعمل
شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت
حضرت مولانا
اللہ وسایا
مرکزی رہنما
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

محمد ایوب شاہ

نذیر احمد [illegible]

محمد حنیف بندھانی

عبدالباری

عبدالرؤف [illegible]

عطا محمد

صاحبزادہ ناصر خالد محمود سومرو

سید عزیز الرحمن شاہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی

سائیں عبدالمجیب قریشی

محمد امیر معاویہ

تجمل حسین

اسد اللہ

شفیع محمد

حافظ محمد ارسلان

ظفر اللہ سندھی

سعید احمد

الٰہی بخش

رشید احمد

محمد اویس

امیر سید محمد شاہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سکھر
سندھ پاکستان

0302-3623805
0300-3131165

0307-6631714, 0332-4146316